Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 A/B.2

16 A 2
Pf. 1

INDIAN INSTITUTE

حصہ کے آس پاس ہی یہ دونون دریا خلیج فارس مین داخل ہونیسے پہلے ایک دوسرے سے مل جاتے ہین۔

شہر

بغداد جوکہ سابق مین خلیفون کا پایۂ تخت عظیم الشان تھا دریاے دجلہ پر ہی اب تک اوسمین تجارت کاروانی بکثرت ہوتی ہی۔

بغداد کے جنوب دریاے فرات پر بابل کے ویرانون کے درمیان دجلہ ہی دریاے فرات و دجلہ کے اب متفقہ پر بصرہ ہی وہان تجارت بہت ہوتی ہی۔

نام ملک	مسطح میل مربع	تخمیناً آبادی	نام دارالسلطنت	تخمیناً آبادی
افغانستان	۲۵۰۰۰۰	۵۵۰۰۰۰۰	کابل	۵۰۰۰۰
آنام	۱۲۲۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	ہوئی	۶۰۰۰۰
عرب	۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	مکہ	۲۴۰۰۰
بلوچستان	۱۵۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	قلعات	۲۰۰۰۰۰
برہما	۲۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	اوا	۳۰۰۰۰
سلطنت چین	۵۳۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰۰۰	پیکن	۱۳۰۰۰۰۰
ہندوستان	۱۴۶۰۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰	کلکتہ	۱۰۰۰۰۰۰
جاپان	۲۶۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	جدّو	۱۰۰۰۰۰۰
فارس	۴۵۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	طہران	۷۰۰۰۰
ایشیای روس	۵۵۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰	توبالسک	۲۰۰۰۰
سیام	۲۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰	بنکوک	۸۰۰۰۰
خودسر تاتار	۹۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰	بخارا	۱۲۰۰۰۰
ایشیای ترکستان یعنی روم	۴۵۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	سمرنا	۱۳۰۰۰۰

شہر

وسط کے نزدیک ارزی روم دار السلطنت ہی اور شمال کیطرف کارس ہی۔

۹۱۔ کردستان یعنی اسیریا کا بیان

کروستان جو زمانۂ قدیم مین اسیریا کہلاتا تھا وہ ارمینہ کے دکن واقع ہی کروستانی لوگ ایک ہولناک چوپائی قوم سے ہین اور لوٹ کے بہت عادی ہین۔

مذہب اونکا محمدی ہی لیکن مذہب پارسی اور پرستش جنات سے مخلوط

۹۲۔ الجسرہ یعنی میسوپوٹیمیا کا بیان

الجسرہ جو زمانۂ سلف مین میسوپوٹیمیا مشہور تھا درمیان دریاے فرات اور دجلہ اور کروستان کے جنوب واقع ہی۔

شہر

دریاے دجلہ پر دار السلطنت موصل ہی جو ایک وقت مین عمدہ ململ کے واسطے مشہور تھا۔

شمال مین دریاے دجلہ کے قریب ڈایربیکر ہی۔

آرفہ گوشۂ شمال اور مغرب مین واقع ہی قیاس کرتے ہین کہ اسکو عراق عرب کے لوگ زمانۂ قدیم مین ار کہتے تھے۔

۹۳۔ عراق عرب یعنی کیلڈیا کا بیان

عراق عرب جو سلف مین بابل کہلاتا تھا دریاے دجلہ و فرات کے جنوبی

شمال مین حلب دارالسلطنت حال شام کا ہی۔

بحر روم کے گوشۂ شمال و مشرق کے نزدیک اسکندرون یعنی الکزندریا بندر ہی۔

شام کے ساحل پر ٹرپولای اور بیروٹ بندر ہین۔

پلمیرا جسکو زمانۂ قدیم مین تادمر کہتے تھے اور بعلبک لبنان کے پورب ہین لیکن اب ویران ہین۔

کنعان کے گوشۂ شمال و مشرق مین ایک خوب سیراب میدان مین دمشق واقع ہی یروسلیم اور نیپلس جسکو زمانۂ قدیم مین شیخم کہتے تھے اور نظرت اور غازہ خاص شہر کنعان کے ہین ایکر اور جافا جسمین سے پچھلی کو زمانہ سلف مین جاپا کہتے تھے خاص بندر ہین۔

صور جو زمانۂ قدیم مین ٹائر کہلاتا تھا اب ایک چھوٹا گانون ہی جسمین مچھوے آباد ہین۔

۹۰ - ارمینہ

بحیرۂ اسود کے گوشۂ جنوب اور شرق مین ارمینہ ہی اسکی شرقی اضلاع روس اور ایران کے متعلق ہین اس ملک مین سطوح مرتفع اور بلند پہاڑ ہین جنمین جابجا خوشنما وادیان واقع ہین۔

کوہ ارارات کی چوٹی جو کہ شرقی حد پر ہی برف دائمی سے مستور رہتی ہی دریاے فرات جنوب کی طرف بہتا ہی اور دریاے کرا اپنے معاون آرس کے پورب طرف بہکر بحیرہ کاسپین مین گرتا ہی۔

کوئی جو زمانہ سلف مین ایکونیم کہلاتا تھا انگورہ کے جنوب ہی۔
گوشۂ جنوب و شرق مین دریاے سدنس پر طارسس ہی۔
دریاے قزل ارمق کے مخرج کے نزدیک سیواس روم کا دارالسلطنت ہی
سیواس کے گوشۂ شمال و مغرب مین توقت واقع ہی۔

جزائر

سپرس یعنی صنوبر ایک شاداب بڑا جزیرہ جنوب طرف بحر روم مین ہی
ایشیاے کوچک کے گوشۂ جنوب و مغرب کے نزدیک رودس ہی۔

۸۹۔ سریا یعنی شام اور پلسٹین یعنی کنعان کا بیان

یہ دونون حصے بحر روم اور دریاے فرات کے مابین واقع ہین اونکی
حد شمالی سلسلۂ جبال طارس اور حد جنوبی عرب ہی۔
زمانہ قدیم مین یے حصے تھے شمال مین شام شمالی اور وسط مین میانہ
شام اور جنوب مین شام کنعانی۔

باشندے

یہان اکثر آبادی قوم ترک کی ہی گو کہ اہل عرب بھی بہت ہین۔
کوہ لبنان مین دو قوم میرونات اور دروسی آباد ہین یے لوگ بھی قریب
خود سر کے ہین کنعان مین کچھ یہودی ہین۔
شام اور کنعان چار پشالک مین منقسم ہین شمال مین حلب اور ساحل
پر پیولائی اور ایکر اور لبنان کے مشرق دمشق۔

شہر

انگورہ مین ایک قسم کی بکریان پائی جاتی ہین جنکے بال مثل ریشم کے لطیف ہوتے ہین اور شال بنانے مین مستعمل۔

۸۸۔ باشندے

یہان کے باشندے خاص کر ترک ہین لیکن یونانی اور ارمنی اور یہودی بکثرت ترقی پذیر ہین۔

ترکون کا مذہب محمدی ہی اور عیسائیون مین اکثر یونانی کلیسیہ کے ہین

خاص حصے

مغرب مین انٹیولیا (انٹیولیا کے معنی وہی ہین جو لیونیٹ کے معنی ہین یعنی طلوع ہونا جس سے مراد مشرق ہی اہل یونان نے اس ملک کا یہ نام رکھا تھا) اور وسط مین کرامانیان اور گوشۂ شمال اور مشرق مین روم یعنی سیواس ہی۔

شہر

مغرب مین سمرنا۔ اس ملک مین سب سے بڑا شہر اور بڑی تجارت کا مقام ہی۔

دریاے باسفورس پر اسکتاری قسطنطنیہ کا شرقی حد ہی۔

انیوٹولیا کا خاص شہر کنایہ دریاے سکاریہ کی ایک شاخ پر ہی۔

انگورہ وسط کیطرف بکرون کے لیے مشہور ہی جنکے بال مثل ریشم کے ہوتے ہین۔

بحیرہ اسود کے کنارے سینوپ اور ٹریبزانڈ بندر ہین۔

اور حد شرقی ایران اور جنوبی عرب اور حد غربی بحیرۂ روم ہی۔

اس ملک کے خاص حصے ایشیار کوچک و شام و پلیسٹین یعنے کنعان اور ارمینہ اور کوردستان یعنے اسیریا اور الجسرہ یعنی میسوپوٹیمیا ہین۔

ایشیار کوچک

یہ بڑا جزیرہ نما درمیان بحیرہ اسود و بحیرۂ روم کے ہی۔

سطح

اسکا وسط ایک بلند اور ہموار سطح سے مشتمل ہی جسکے شمال مین پہاڑون کے سلسلے بحر اسود کے کنارے کنارے چلے گئے ہین اوسکے جنوب مین سلسلہ کوہ طارس ہی۔

دریا

اسمین نہایت طویل دریا قزل ارمق (یعنی سرخ دریا) ہی متقدمین اسکو ہیلس کہتے تھے اس دریا کے دوم مرتبہ پر دریاے سکاریا ہی یہ دونون بحیرۂ اسود مین گرتے ہین اور دریاے میاندر اور ہرمس اور سرابت آرچلیپلیگو یعنی بحیرہ یونان مین گرتے ہین۔

آب و ہوا

آب و ہوا معتدل و خوشگوار ہی۔

پیداواری

چاول و مکا اور شکر اور میوجات اور روئی خاص نباتی پیداواریان ہین لیکن بسبب ظلم کے زراعت مین بہت غفلت ہوتی ہی۔

شیخون یعنی سردارون کے محکوم ہین باشندگان ساحل کچھ کچھ شایستہ ہین لیکن وسطی فرقے جو بدوی کہلاتے ہین وحشی اور ہولناک ہین اور گلون اور لوٹ سے اپنی اوقات بسر کرتے ہین۔

۸۶۔ مذہب

اہل عرب محمدی ہین۔

شہر

بحیرۂ قلزم سے قریب چالیس میل کے فاصلے پر مکہ جاے پیدائش محمد کا ہی وہان حاجی بہت جاتے ہین۔

جدہ مکہ کا بندر ساحل پر ہی۔

مکہ کے شمال مدینہ ہی جہان محمد کا مزار ہی۔

مدینہ کا بندر ینبو ہی۔

یمن کا دارالسلطنت شہر صنعا سمندر سے فاصلے پر جنوب مین ہی آبناے باب المندب کے قریب مخہ بندر ہی جہانسے قہوہ باہر جانے کو جہازون پر لادا جاتا ہی۔

بحیرۂ قلزم کے دروازے پر عدن ہی جو صاحبان انگریز بہادر کے متعلق ہی

شرقی ساحل پر مسقط بڑی تجارت کا مقام ہی اور امام مسقط کا جو عرب مین بڑا سردار ہی پایۂ تخت ہی۔

۸۷۔ ایشیائی روم

ایشیا کا نہایت مغربی ملک ایشیاے روم ہی اسکی حد شمالی جارجیا اور بحیرۂ اسود

تبریز گوشۂ شمال اور مغرب مین ایران کے نہایت مشہور شہرون سے یہ ایک تھا

۸۵۔ عرب

ایشیا کا جنوبی و مغربی گوشہ بڑے جزیرہ نما عرب سے مرکب ہی اوسکی حد شمالی ایشیاے روم اور حد شرقی خلیج فارس اور حد جنوبی بحیرۂ عرب اور حد غربی بحیرۂ قلزم ہی۔

سطح

عرب ریگستانی بیابان ہی لیکن اوس مین چند اوسس یعنی قطعات شادآب بھی ہین قیاس کیا جاتا ہی کہ اُسکا وسط ایک ہموار سطح ہی جسمین سے سلسلے پہاڑون کے گذرتے ہین لیکن اوسمین بجز متفرق اوسس کے جو جابجا ہین رویدگی نہین ہی بباعث نسبتی شادابی کے جنوبی و مغربی ساحل اِس ملک کا عرب فیلکس یعنی عرب خوشحال کہلاتا ہی۔

نباتات

دھورا ایک قسم کا خشک اور موٹا ناج اور خرما خاص اشیار غذائی ہین جنوب مین قہوہ اور مصالح پیدا ہوتے ہین۔

حیوانات

عرب گھوڑون کی عمدہ نسل کے واسطے مشہور ہی اور شتر ریگستانون مین باربرداری کے واسطے بہت مفید ہی۔

باشندے

اہل عرب خود سر فرقون مین منقسم ہین اور اپنے اپنے خاص جُدے جُدے

باشندے

اہل ایران خوشدل وخلیق ہوتے ہین لیکن بڑے دغاباز اس ملک مین وحشی خانہ بدوش قومین بھی بہت ہین۔

دستکاریان

اہل ایران شال اور فرش اور قالین اور تلوار کے پھل بنانے مین قوت رکھتے ہین خاص جنس دوسرے ملک کو جانے کی ریشم ہی۔

مذہب

اہل ایران محمدی شیعہ طریق کے ہین۔

عملداری

بادشاہ بیحد اختیار رکھتا ہی اور بدون تحقیقات کے اپنی رعایا مین سے کسیکو قتل کرسکتا ہی۔

شہر

شمال مین دارالسلطنت طہران ہی۔

وسط کے نزدیک اصفہان ہی جو خلیفون کے عہد مین دارالسلطنت تھا

خلیج فارس کے مشرق شیراز ہی اوسمین حافظ وسعدی دو بڑے ایرانی شاعرون کے مزار ہین۔

شیراز کے شمال مین پرسی پالس ہی یہ زمانہ سلف مین ایرانیونکا دارالخلافہ تھا

خلیج فارس پر بڑا بندر بوشہر ہی۔

یزد وسط مین ہی اور تجارت کاروانی کے صدر مقامون سے ایک ہی۔

قندھار ہی شمالی اور مغربی حد کے نزدیک ہرات ہی جسپر اہل ایران بار بار حملہ کر چکے ہین۔

۸۳۔ بلوچستان

افغانستان اور بحیرہ عرب کے درمیان بلوچستان ہی۔
یہ ملک پہاڑون اور کوہستانون اور بیابانون کے مسلسل سلسلون سے مشتمل ہی۔

باشندے

باشندے اکثر چوپانی قومون کے ہین اور لوٹ اور خونریزی کے عادی ہین۔
قلعات بڑا شہر سمندر سے آٹھ ہزار فٹ اونچا ہی۔

۸۴۔ ایران

ایران کے شمالی حد بحیرہ خزر اور تاتار اور شرقی افغانستان اور بلوچستان اور جنوبی خلیج فارس اور غربی ایشیاے روم ہی۔

سطح

اس ملک کا وسط ایک بلند سطح مستوی سے مشتمل ہی جو پہاڑون سے محیط ہی اوسکے وسطی اور شرقی حصے اکثر نمک اور ریت کے بیابانون سے مرکب ہین شمال و غرب کی جانب کچھ قطعات بہت شاداب ہین نمک کی جھیلین بہت ہین۔

بلوچستان اور غربی ایران ہی۔

آب وہوا

موسم گرما مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی اور موسم سرما مین سردی بشدت ہوتی ہی۔

پیداواری

اگرچہ اس ملک کی سطح مین بہت سے خشک بیابان و پہاڑ ہین تاہم بعض قطعات بہت شاداب ہین جنمین ناج اور روئی اور میوجات لطیف پیدا ہوتے ہین۔

باشندے

یہ ملک انواع واقسام کے وحشی وہولناک قومون سے آباد ہی جنکے خال وخط بلند اور کریہ اور لمبی داڑھیان اور برقے بالدار چمڑون کے ہوتے ہین

شہر

دریاے کابل پر گوشۂ شمال ومشرق مین کابل دارالسلطنت درا ینہ واقع ہی یہ شہنشاہ بابر کا مرغوب الطبع مسکن تھا۔

درۂ خیبر کے سرے پر مشرق کی جانب دریاے کابل پر جلال آباد ہی یہ اسواسطے مشہور ہی کہ افغانستان کی لڑائی مین سر رابرٹ سیل صاحب بہادر نے اسکو اپنے قبضے مین محفوظ رکھا۔

محمود حملہ آور ہندوستان کا دارالسلطنت غزنین کابل کے گوشۂ جنوب ومغرب مین ہی گوشۂ جنوب ومغرب مین دریاے ہیلمنڈ کی معاون پر

دریا بحیرۂ ارل مین گرتے ہین جو ایک بڑے مگر اوتھلی اور زوال پذیر جھیل ہی۔

باشندے

یہان کے باشندے مثل اہل ترکستان زمانہ سلف کی لڑائی مین دلیر ہین لیکن ہولناک اور بے رحم اور دغاباز اور بردون کی خرید و فروخت مین بے درد ہین اونکا مذہب سنت جماعت ہی اور ایرانیون سے جو کہ شیعہ ہین سخت نفرت رکھتے ہین۔

شہر

اس ملک مین بخارا سب سے بڑا شہر اور بڑی تجارت کا مقام ہی شرق مین سمرقند ہی جب یہ شہر تیمور یعنے تمرلنگ تاتاری کا سنہ ۱۳۷۰ء سے سنہ ۱۴۰۵ء تک پایۂ تخت رہا تب ایشیاے کی شہرات عظیم سے ایک تصور کیا جاتا تھا لیکن اب بہت کم ہوگیا ہی۔

گوشۂ جنوب و مشرق مین قدیمی شہر بلخ ہی لیکن اب بہت ویران ہی یہ زرتشت بانی مذہب پارسی کی پیدایش کے لیے مشہور ہی شمال مین دریاے سرپر کو کان ہی۔

مغرب مین دریاے آمو کے نزدیک خیوا ہی جہان غلامون کی خرید و فروخت کا بڑا بازار ہی۔

۱۸۲ افغانستان

افغانستان کی شمالی حد تاتار خودسر اور شرقی ہندوستان اور جنوبی

بڑا جزیرہ سنگھالین دریاے امور کے جنوب ہی۔

صوبجات کاکیسین یعنی قاف

صوبجات قاف کے شمال سلسلۂ کوہ قاف ہی اور شرق مین بحیرہ خزر اور جنوب مین ایران و روم و مغرب مین بحیرۂ اسود ہی اسکا خاص حصہ جارجیا ہی یہ ملک کوہستانی اور سیراب اور شاداب ہی اور یہان کی آب و ہوا موسم گرما مین گرم اور موسم سرما مین نہایت سرد ہوتی ہی۔

جارجیا کی عورتین خوبصورتی کے واسطے مشہور ہین۔

کوہستانی قومون مین سے اکثر مسلمان ہین اور ساکنان جارجیا یونانی کلیسہ کے عیسائی ہین۔

شہر

دریاے کر پر دارالسلطنت تفلس ہی اور روسی ارمینہ مین بڑا شہر اریوان اوسی نام کی جھیل کے متصل ہی۔

۱۸۔ خود سر تاتار یا ترکستان کا بیان

تاتار کے شمال سبیریا اور مشرق سلطنت چین اور جنوب افغانستان اور ایران اور مغرب بحیرہ خزر اور دریاے ارل ہی۔

سطح

تاتار جنوبی اور شرقی کوہستانی ہی لیکن عموماً سطح پست اور ہموار ہی اور وہان ریگ روان کے بڑے بڑے بیہڑ ہین جنکو اسٹیپیس کہتے ہین اس ملک کا پانی دریاے سیحون اور آمو کے ذریعے سے نکلتا ہی یہ دونون

دنیا عتیق مین سبیریا بباعث پیداواری فلزات کے نہایت زرخیز ممالک سے ایک ہی کیونکہ وہان سونا اور چاندی اور پلاٹینہ بکثرت نکلتے ہین۔

حیوانات

اس ملک مین وحشی جانور بافراط ہین جو نرم اور خوبصورت سمورون کے واسطے شکار کیے جاتے ہین۔

باشندے

دیسی قومین اکثر وحشی خانہ بدوش ہین باشندے قریب ایک ربع کے اہل یورپ ہین اکثر اونمین سزاے یافتہ اور جلاء وطن مجرم ہین جنکو کھانون مین مشقت کرنے کی سزا ہوئی ہی۔

تجارت

خاص اشیاء تجارت جو دوسرے ملکون کو جاتی (ہین) سمور اور دھات ہین اور چاء اور ریشم اور اور اشیا چین سے اس ملک مین آتی ہین۔

۸۰۔ قسمتونکا بیان

سبیریا بادشاہ روس کے تابع ہی اور نو گورنمنٹون مین منقسم ہی اونمین سے خاص یے یعنے مغرب مین توبالسک اور وسط مین ارکٹسک اور شرق مین یاکٹسک ہین۔

ایک بڑا جزیرہ نما کمسچٹکا سبیریا کے پورب ہی۔

جزائر کوریل کمسچٹکا کے جنوبی نوک سے جزائر جاپان تک پھیلے ہوئے ہین

१ नोवालस्क
२ अर्कटस्क
यार्कटस्क
कम्सकैटका
क्यूरिल

چینیون کے متشابہ ہین۔

دستکاری

ریشم اور روئی اور چینی کے برتن اور لک دار اشیا ہین۔

مذہب

اِن لوگون مین مذہب بودھ رائج ہی۔

شہر

نیفون کے پورب ایک بڑا شہر جدو دار السلطنت ہی۔

جدو کے جنوب میا کو مذہبی حاکم کا تختگاہ ہی۔

جزیرہ کیوسیو مین ننگاساکی ہی بہت دنون تک صرف اسی بندر مین غیر ملک کی تجارت کے واسطے اجازت تھی۔

۷۹۔ ایشیائے روس کا بیان

سبیریا کے وسیع ملک سے جو ایشیاے کے بالکل شمال مین پھیلا ہوا ہی اور صوبجات کاکسین سے کہ سلسلۂ کوہ قاف اور فارس کے درمیان ایشیاے روس مرکب ہی تمام یورپ سے یہ ملک ایک ثلث زیادہ ہی

آب و ہوا

بحر شمالی کی جانب سے سرسری سرد ہوائین تمام ملک مین چلتی ہین اور نصف سال سے زیادہ تک زمین برف سے چھپی رہتی ہی۔

معدنیات

اسمین کئی جھیلین اور دریاے سندھ اور دریاے برہم پتر کے مخرج ہین۔

آب وہوا وغیرہ

ایام سرما مین سردی بشدت ہوتی ہی۔

بھیڑ و بکری اور مویشی اور یاک یعنی (ایک قسم کا بھینسا) خاص پالو چوپائے ہین یہان کے بھیڑون کی دُم چوڑی ہوتی ہی وے مثل جانور باربرداری کے کام مین آتے ہین بکریون کے بال بہت عمدہ ہوتے ہین جو باہر کو بہت بھرتی کیے جاتے ہین۔

باشندے

باشندے مضبوط اور جفاکش ہین قریب ایک صدی کے گذرا ہی کہ تبت چین کی عملداری مین شامل ہوا ہی۔

مذہب

بودھ کی پرستش کا صدر مقام تبت ہی وہان ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ مہالاما کے جسم مین بودھ رہتا ہی۔

لاسا پایۂ تخت اور مسکن مہالاما کا ہی۔

۷۸۔ جاپان

سلطنت جاپان جزائر نیفون اور کیوسیو اور سیکوک اور کئی اور چھوٹے چھوٹے جزائر سے مشتمل ہی جو چین کے پورب بحر الکاہل مین ہین۔

باشندے

یہان کے لوگ خاندان منگولیا سے ہین اور طور اور طریقون اور دستورون مین

گوشۂ شمال و مشرق مین جزیرہ نما کوریا ہی یہ سلطنت خراج گزار چین کی ہی۔ اور کنگئیا و دار السلطنت وسط کے نزدیک ہی۔

منچوریا

چین خاص کے شمال منچوریا ہی اسکے سطح کوہستانی ہی اور دریاے امور سے سیراب منچو لوگون نے چین کو ۱۶۴۴ء مین فتح کیا تھا اسکا دار السلطنت کرینولا ہی۔

منگولیا

منچوریا کے مغرب منگولیا ہی اور اسمین گوبی بڑا بیابان ہی یہان کے باشندے وحشی تاتاری قومون کے ہین جو ان وسیع میدانون مین خانہ بدوش رہتے ہین اور اپنے گلون اور مویشیون سے گذر کرتے ہین جھیل بیکال کے جنوب بڑا شہر ارگا ہی۔

چینی ترکستان

منگولیا کے مغرب چینی ترکستان یعنی (بوگیر یا خرد) ہی یہان کے باشندے اسقدر وحشی نہین ہین جیسے منگولیا کے ہین اونکا مذہب محمدی ہی دار السلطنت یارقند ہی اور تجارت کاروانی کا جو کہ درمیان چین اور مغربی ایشیا کے ہوتی ہی صدر مقام ہی۔

۷۷۔ تبت

یہ ملک ہندوستان کے شمال اور ایشیا کی سطح کا بہت بلند حصہ ہی اور چارون طرف بلند پہاڑون کے سلسلون سے گھرا ہوا ہی۔

چین کے بڑے شہرون کے گرد نیلی اینٹ کی بلند دیوارین گھری ہوئی ہین اور جابجا برجون سے محفوظ ہین مکانات اکثر کھپرون سے جو روغن دار اور تابان رنگون سے رنگین ہین چھائے ہوے ہین۔

پیکن (یعنی دربار شمالی) دار السلطنت گوشۂ شمال اور مشرق مین ہی وہ دو جزون سے شامل ہی یعنی شہر چینی اور شہر تاتاری پچھلی مین محلسرا اور باغات شاہی ہین اور آبادی تخمیناً بیس لاکھ ہی۔

نانکن یعنی (دربار جنوبی) دریاے یانگ سے کیانگ پر ہی جو قدیم زمانے مین دار السلطنت تھا۔

جنوب مین کانٹان بڑا شہر ہی بہت عرصے تک صرف اسی مقام پر غیر ملک کے لوگون کے آنے کی اجازت تھی تجارت چار کے لیے یہ خاص بندر ہی ۱۸۴۱ء مین جب صاحبان انگریز بہادر سے لڑائی ختم ہوئی تب چار اور بندر تجارت کے واسطے مقرر ہوے یعنی امائی اور فوچو اور ننگپو اور شنگھار۔ ننگپو جزیرہ چوزان کے مقابل ہی اوسمین تجارت ریشم بکثرت ہوتی ہی اور شنگھاء چین کے خاص بندرون سے ایک ہی اور دریاے یانگسی کیانگ کے دہانے کے نزدیک واقع ہی۔

غیر ملک والونکی عملداریان

جزیرۂ مکاو صاحبان پرتگیز کے دخل مین اور ہانگ کانگ صاحبان انگریز بہادر کے قبضے مین ہی۔

۷۶ - کوریا

کاولین عمدہ قسم کی چکنی مٹی ہی جس سے چین کے برتن بنائے جاتے ہین

نباتات

زراعت کی خاص اجناس اس ملک مین چاول اور چار ہین۔

۷۴۔ باشندے

چین کے لوگ منگولیا نسل کے ہین وے لوگ ہنرمند اور محنتی ہین اور والدین کی تعظیم کرتے ہین لیکن قدیمی اور قدیمی دستورات کے بہت پابند ہین اور غیر ملک کی قومون کو حقیر جانتے ہین۔

دستکاری

ریشم اور چینی کے برتن اور اشیا رنگ دار ہین۔

تجارت

خاص اشیا جو غیر ملکون سے آتی ہین افیون و روئی اور روئی کے اسباب ہین اور وے چیزین جو کہ اور ملکون کو جاتی ہین چا اور ریشم اور چینی کے برتن اور شکر ہین۔

عملداری

بادشاہ کو بیحد اختیار ہی اور خاص عہدہ دار مندرین کہلاتے ہین۔

مذہب

مذہب بودھ رائج ہی اور بڑے مرتبہ کے لوگون مین اکثر کنفیوشیس کے پیرو ہین اور پتھرونکی پرستش عام ہی۔

۷۵۔ شہر

۷۳ - سلطنت چین

سلطنت چین کے شمال ایشیاے روس اور شرق مین بحر الکاہل اور جنوب مین جزیرہ نما چین ہندی اور ہندوستان اور مغرب مین ملک تاتار خود سر ہی -

بڑے بڑے حصے چین خاص اور کوریا اور منچوریا اور منگولیا اور چینی ترکستان اور تبت ہین -

جزائر فارموسا اور ہینان چین کے ساحل پر ہین -

چین خاص

سطح

اگرچہ کئی سلسلہ پہاڑون کے چین مین گذرتے ہین لیکن وہان وسیع میدان بھی ہین جو بڑے بڑے دریاؤن سے سیراب ہین اور نہرون سے منقطع -

آب وہوا

وہان کی آب وہوا موسم گرما مین گرم و موسم سرما مین سرد ہی -

معدنیات

تانبا اور جستہ اور پارہ مغربی پہاڑون مین پائے جاتے ہین اور اتر مین سنگی کوئلہ بافراط ہوتا ہی لیکن معدنی پیداواریون مین سے نہایت قیمتی کاولین ہی -

جزیرہ نما ملایا بہت سے چھوٹی چھوٹی ریاستون مین منقسم ہی جنمین سے شمالی ریاستین بادشاہ سیام کی تابع ہین اور جنوبی ویسی راجاؤن کے زیر حکومت ہین کوئیڈا جسکے راجا سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی نے صوبۂ ویلزلی حاصل کیا ریاستہاے شمالی سے خاص ہی اور جوہور خاص ریاست دکھن مین ہی۔

۷۲ - انام

جزیرہ نما ہندی چین کے مشرقی ساحل کو انام محیط ہی اوس مین شمال کیطرف ٹانگین اور وسط مین چین کوچین اور جنوب مین کمبوڈیا کا ایک حصہ ہی

شہر

چین کوچین مین ہوئی دارالسلطنت ہی جو کہ اہل یورپ کے طریق پر قلعہ بند کیا گیا ہی جنوب کیطرف دریاے ڈونائی پر سیگان ہی جو سابق مین کمبوڈیا کا دارالسلطنت تھا اور گوشۂ شمال اور مشرق مین کیشو دریاے سان کوئی پر ٹانکین مین ہی۔

لاؤس یعنی ملک شان

اس جزیرہ نما کے وسط کے نزدیک ملک شان ہی اوسکے شمال چین اور پورب انام اور دکن مین سیام اور پچھم مین برھما ہی اوسمین بہت سی قومین آباد ہین جو کچھ کچھ گرد نواح کے ممالک کے تابع ہین اور کچھ کچھ خودسر ہین یہ ملک اکثر لاوس کہلاتا ہی جو اوسکی خاص قومون مین سے ایک کا نام ہی۔

اوا دارالسلطنت دریاے اراوڈی پر ہی یہ شہر سرپٹ کے جھوپڑون سے مرکب ہی جو سفید اور ملمع دار مندرون کو احاطہ کیے ہوے ہین امراپور آوا کے قریب ہی جو ایک مرتبہ پایۂ تخت تھا۔

اے۔ سیام

صوبجات پیگو اور تناسرم کے پورب اور خلیج سیام کے اوتر ملک سیام ہی

باشندے

سیام کے لوگ برماوالون سے بہت متشابہ ہین لیکن چالاکی و عقلمندی مین اونسے کمتر۔

عملداری

یہ عملداری شخصیہ ہی بادشاہ کا بھائی بادشاہ دوم کہلاتا ہی اور اوسکو بہت اختیار رہتا ہی۔

شہر

دارالسلطنت بینکوک دریاے مینام کے دہانہ سے بیس میل پر ہی نصف آبادی کے قریب مکانات روان مین رہتے ہین جو بانسون کے پیڑون پر بنائے جاتے ہین اور ایسے بڑے بڑے شہتیرون سے باندھے ہوتے ہین جو دریا مین قائم کیے جاتے ہین تجارت خاص کر اہل چین کے اختیار مین ہی۔

یوتھیا اوسی دیا پر زیادہ شمال کیطرف دارالسلطنت زمانۂ قدیم کا تھا

ملایا

بڑا شہر مول مین ترقی پذیر بندر دریاے سالوین پر ہی۔

پولو پنانگ یعنی (جزیرہ سوپیاری) ایک چھوٹا شاداب جزیرہ ملایا کے مغربی ساحل پر ہی۔

صوبۂ ویلزلی پنانگ کے مقابل جزیرۂ نا ملحقہ پر ایک ضلع ہی اور زیادہ جنوب کیطرف ایک اور ضلع ملاکا ہی اوسمین اوسی نام کا شہر ہی۔

ملاکا کی جنوبی حد پر ایک چھوٹے جزیرے مین سنگھاپور واقع ہی اوس مین تجارت بہت ہوتی ہی۔

۷۰۔ برھما

برھما کے مغرب عملداری سرکار اور مشرق چین اور سیام ہین۔

باشندے

اہل برھما منگولیا اور ملایا کے درمیانی نسل سے خیال کیے جاتے ہین وے لوگ بڑے بڑے گھنٹون کے ڈھالنے اور ملمع کرنے مین ہوشیار ہین وہان لعل اور نیلم پائے جاتے ہین اور نفتہ یعنی مٹی کا تیل بمقدار کثیر وہان حاصل ہوتا ہی۔

عملداری

عملداری اس ملک کی شخصیہ ہی یعنے بادشاہ کو اختیار کل امر کا رہتا ہی۔

مذہب

مذہب اس ملک کا بودھ ہی۔

شہر

رام ری پر ہی۔

پیگو مین جو سابق برہما کا جنوبی صوبہ تھا وہ اضلاع داخل ہین جنمین اراودی کا جنوبی حصہ گذرتا ہی۔

باشندے

یہان کے باشندے پیگوئی و برہمی اور کارن ہین سابق مین پیگو کی ریاست خودسر تھی اور برہما پر غالب لیکن گذشتہ صدی مین اہل برہما نے ماتحت الم پر آکے اوسکو فتح کیا اور ۱۸۵۲ء مین پیگو عملداری سرکار مین داخل ہوا چنانچہ اب وہ زیر حکومت ایک صاحب کمشنر بہادر کے ہی۔

شہر

دریاے اراودی کی شرقی شاخ پر بڑا شہر رنگون ہی وہان تجارت بکثرت ہوتی ہی اور مغرب مین بسین اور رنگون کے شمال پیگو قدیم دارالسلطنت ہی اور دریاے اراودی پر ڈنابیو و پردم اور میڈی ہین پیگو کی شمالی حد کے متصل میڈی ہی۔

۶۹۔ صوبجات ٹناسرم

یے صوبے پیگو کے جنوب سے خلیج بنگالہ کے شرقی ساحل پر دور تک چلے گئے ہین کارن لوگ پہاڑون مین رہتے ہین یے خوب لوگ ہین اونکے درمیان مذہب عیسائی کی بڑی ترقی ہوئی ہی

اس ملک مین چار صوبے یعنے امرہرست اور ٹی اور ٹیواے اور مرگوئی ہین

شہر

نباتات

وادیون مین چاول کے کھیت بہت پیداوار ہین اور پہاڑ بیحد جنگلون سے مستور ہین ۔

قسمتین

خاص قسمتین یہ ہین یعنی مغربی ساحل پر ممالک مقبوضۂ سرکار اور وسط مین برہما اور لاؤس اور جنوب مین ملایا کی ریاستین اور پورب مین سیام اور انام ۔

باشندے

یہان کے باشندے منگولیا اور ملایا کی نسلون سے ہین ۔

۶۸ ۔ عملداری سرکار

خلیج بنگالہ کے شرقی ساحل پر تنگ وطویل ملک اراکان ہی وہ چٹ گانگ سے جنوب طرف راس نگریس تک چلا گیا ہی اور اوسکو پہاڑون کے ایک سلسلہ نے ملک برہما سے جدا کیا ہی ۔

باشندے

یہان کے باشندون کو صاحبان انگریز بہادر مگ کہتے ہین وی برہما والون سے مشابہ ہین اور مذہب اونکا بودھ ہی ۔

شہر

اراکان دارالسلطنت قدیمی سمندر سے فاصلے پر اب زوال گرفتہ ہی بڑا بندر اکیاب جنوب مین ہی اور کیک فیو دارالسلطنت حال جزیرہ

جزائر مالدیپ

لاکا دیپ کے جنوب مالدیپ (یعنی ہزار جزیرے) ہین انمین بہت سے مدور گروہ پست جزیرون کے ہین جو مونگے کے پہاڑون سے محیط ہین

جزائر انڈمان اور نیکوبار

یہ دو گروہ جزائر کے خلیج بنگالہ مین ہین - وہان وحشی لوگ رہتے ہین

۶۷- جزیرہ نما چین ہندی کا بیان

ایشیا کا جنوبی مشرقی جزیرہ نما سابق مین ہند بعید یا دریاے گنگ کے پرے کا ہندوستان کہلاتا تھا اب تھوڑے دنون سے اوسکا نام چین ہندی ہوگیا ہی -

اوسکے شمال ہندوستان برطانیہ اور سلطنت چین اور مشرق بحر چین اور جنوب خلیج سیام اور مغرب خلیج بنگالہ ہی -

سطح

وسط کا حال کم معلوم ہی لیکن ایسا قیاس کیا جاتا ہی کہ وہان پہاڑون کے سلسلے شمالاً و جنوباً واقع ہین جنکے درمیان ایسے وادی ہین کہ ہر ایک اونمین سے سمندر کی طرف درجہ بدرجہ زیادہ چوڑا ہوتا جاتا ہی اور اسی سبب سے بڑے دریاؤن کے واسطے راستے بناتا ہی سیے دریا ارادادی اور سالوین اور مینام اور کمبوڈیا ہین -

آب و ہوا

آب و ہوا اکثر گرم و مرطوب ہی

۶۶ قسمتون کا بیان

جزیرہ سیلان چھ صوبون مین منقسم ہی۔

صوبۂ مغربی

بڑا شہر کولمبو پایۂ تخت جزیرہ کا اس صوبے مین ہی جہان سے قہوہ اور ناریل کا تیل اور دارچینی جہازون پر لادی جاتی ہین۔

صوبۂ جنوبی

اس مین خاص شہر گال ہی جسکے نزدیک چین اور ہند کے دخانی جہاز ملتے ہین۔

صوبۂ شرقی

اسمین بڑا شہر ترنکومالی دنیا کے عمدہ ترین بندرون سے ایک ہی۔

صوبۂ شمالی

اسمین بڑا شہر جافنا ہی۔

صوبۂ گوشۂ شمالی و مغربی

اسمین بڑا شہر کرنیگال ہی۔

صوبۂ وسطی

اسمین بڑا شہر کندی ہی کہ بادشاہان سنگھالی کا پچھلا دارالسلطنت تھا۔

جزائر لاکادیب

ساحل ملابار سے قریب ۱۵۰ میل پچھم چھوٹے چھوٹے اور کم بلند جزائر لاکادیپ ہین۔

اوس جزیرے کا ساحل اور اوسکا نصف شمالی نشیبی ہین اور وسط مین بلند میدان اور اونچے پہاڑ ہین۔

دریا

بڑا دریا جزیرے مین مہاولی گنگا ہی اور اوس سے چھوٹے چھوٹے بہت دریا ہین۔

آب وہوا

وہان گرمی اسقدر زیادہ نہین ہی جیسے ہندوستان کے قرب وجوار کے ساحلون پر ہوتی ہی۔

نباتات

چاول اور ناریل اور قہوہ اور دارچینی خاص نباتی پیداواریان ہین

باشندے

آبادی قریب ۷ لاکھ کے ہی سنگھالی لوگ اس جزیرے کے وسطی اور جنوبی حصون مین رہتے ہین اور تامیل شمالی اور شرقی قطعون مین بود وباش کرتے ہین اور موریعنی مسلمان سارے جزیرے مین جابجا پھیلے ہوے ہین۔

مذہب

سنگھالیون مین مذہب بودھ اور تامیلیون مین مذہب ہنود رائج ہی مذہب عیسائی کی بھی اس جزیرے کے مختلف حصون مین کچھ ترقی ہوئی ہی۔

پروٹسٹنٹ عیسائی ہین دارالریاست ٹریونڈرم جنوب مین ہی اور شمال مین کویلن اور زیادہ شمال کیطرف الیپی ہی جہان سے مرچ اور لٹھے وساور کو جاتے ہین اور جنوب کی جانب راس کماری کے نزدیک نگر کایل ہی۔

۶۴۔ ممالک خودسر کا بیان

ایک طویل اور تنگ ملک نیپال کماؤن سے سکم تک ہمالہ مین پھیلا ہوا ہی پایہ تخت کٹمنڈو ہی جسمین بہت سے لکڑی کے مندر ہین۔

بھوٹان

سکم کے پورب ایک کوہستانی ملک بھوٹانٹ ہی اوسکا دارالسلطنت ٹاسی سودن ہی۔

غیر ملک والونکی عملداریان
عملداری فرنچ

پانڈے چری اور کاری کل کرناٹک کے ساحل پر اور ماہی ساحل ملابار پر اور چندرناگور دریاے ہگلی پر۔

عملداری پرتگیز

ایک چھوٹا ضلع گوا اور مغربی ساحل پر دامان اور جزیرۂ دیو جزیرہ نما کاٹھیاوار کے ساحل پر۔

۶۵۔ جزیرۂ سیلان یعنی لنکا کا بیان

ہندوستان کے جنوب بحر ہند مین بڑا جزیرۂ سیلان ہی۔

سطح

اس مین میسور دکن کی جانب ہی اور جاے سکونت راجہ کا ہی۔
سری رنگ پٹن دریاے کاویری کے ایک جزیرے پر ہی کہ خاندان حیدرعلی کا پایۂ تخت تھا۔

چیتل ڈروک

اس قسمت کے گوشۂ جنوب و مشرق مین ٹکور مسکن صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کا ہی ایک شہر اور قلعہ چیتل ڈروک شمال اور پورب کے گوشے مین ہی۔

نگر

اِس قسمت مین سموگا وسط کے پاس بڑا اسٹیشن ہی دریاے تمدرا پر شمال کی جانب ہری ہر فوج کی چھاؤنی ہی اور پچھم مین نگر ہی۔

گورگ

صاحب کمشنر بہادر میسور کے ماتحت ایک چھوٹا کوہستانی ضلع کورگ ہی یہ تھوڑے دنون سے ممالک سرکاری مین داخل ہوگیا ہی اس مین بڑا اسٹیشن مرکارہ ہی۔

کوچین

ملابار کے دکن ایک چھوٹی ریاست کوچین ہی اسمین ساحل کے نزدیک بڑا شہر ٹریچور ہی۔

ٹراونکور

ٹراونکور ایک سیراب ریاست ہندوستان کی جنوبی و مغربی حد ہی۔
کوچین اور ٹراونکور مین بہت سے شام کے عیسائی اور قریب بیس ہزار کے

بڑی سومنات ہی یہ جگہ اہل ہنود کے ایک مندر کے واسطے مامور ہی جسکو محمود غزنوی نے لوٹا تھا۔

ضلع کولاپور دکن کے مغرب اور ستارا کے جنوب مین ہی اوسکا بڑا شہر کولاپور ہی۔

۶۳۔ ممالک محفوظہ متعلق احاطہ مندراج

جاگیرات اوڑیسہ کئی چھوٹے چھوٹے اضلاع سے مرکب ہین جو صوبہ اوڑیسہ کے شمال اور شرق مین ہین شرقی و غربی گھاٹون کے درمیان جنوبی ہند مین میسور ہی اوسکی زمین بلند اور سطح ہی۔

باشندے

اس ملک کی زبان کناری ہی۔

حیدر علی کے عہد مین میسور بہت قوی تھا جب صاحبان انگریز بہادر نے سرینگ پٹن پر حملہ کیا تب اوسکا بیٹا ٹیپو سلطان وہان مقتول ہوا۔

قسمت

اس ملک کی قسمتین یہ ہین بنگلور پورب مین اور استراگام جنوب مین اور خاص شمال اور گوشہ شمال و مغرب مین چیتل ڈروک اور نگر ہین۔

بنگلور

پورب مین بنگلور صاحب کمشنر بہادر میسور کا صدر مقام ہی وہان فوج کی بڑی چھاونی ہی اور وہ باغات کے واسطے مشہور ہی۔

استراگام

اوتھلی جھیل جورن کہلاتی ہی سندہ سے جدا گرتی ہی اکثر زمین ریگستانی اور بیڑ ہی لیکن بعض بعض قطعے سیر حاصل ہین پھٹکری بکثرت نکلتی ہی یہان کی خاک بناتی پیداواری خشک ناج اور روئی ہین گھوڑے اور وایلاس بکثرت ہوتے ہین۔

باشندے تقریباً مساوی مقدار ہین ہندو اور مسلمان ہین اور زمانہ کثیر سے وے لوگ تجارت غیر ملک والون کے ساتھ کرتے رہی ہین۔

اس ملک مین چند سرداران راجپوت حکمرانی کرتے ہین بڑا شہر بھوج وسط کے قریب ہی۔

ممالک گائیکوار خلیج کھمبات کے دونون جانب کی سرکاری عملداری کے قریب قریب گھیرے ہوے ہین بڑے بڑے حصے یہ ہین خلیج کچھ اور خلیج کھمبات کے درمیان جزیرہ نما کاٹھیاوار اور دریاے ماہی کے گوشہ شمال اور مغرب مین ماہی کانٹا ہی اور پورب مین ریوان کانٹا اور بروداکھمبات کے پورب ہی آبادی بہت مخلوط ہی مرہٹے حاکمی خاندان سے ہین اور راجپوت اور کاٹھی اور کلی اور کونبی اور دیگر اقوام بہت ہین وہان ہندو کا مذہب رائج ہی الا جین لوگ بہ نسبت اور حصص ہندوستان کے بکثرت ہین۔

شہر

دریاے ماہی کے پورب گائیکوار کی راجدھانی بڑودا بڑی تجارت کی جگہ ہی اور دریاے مذکور کے دہانے کے پاس کھمبات ہی اس جگہ سابق بڑی تجارت ہوتی رہی ہی اور جزیرہ نما کاٹھیاوار کے جنوب مین

اورنگ آباد گوشۂ شمال و مغرب مین اور دولت آباد نزدیک اورنگ آباد کے ہی وہان پہاڑ پر ایک مضبوط قلعہ ہی۔

جلنا فوج کی چھاونی اورنگ آباد کے مشرق مین ہی اور شمال مین موضع اسیئی جہان جنرل ویلزلی صاحب بہادر نے مہاراجہ سیندھیہ اور راجہ ناگپور کی افواج کو شکست دی تھی۔

اون اضلاع کے شہر جو کہ تھوڑے دنون سے سرکار کے سپرد ہوے

شمال مین ایلچ پور جو کہ فوج کی چھاونی ہی یہ سابق مین برار کا مسلمانی دار السلطنت تھا شمال کیطرف قلعہ گاول گڈھ ہی جسکو جنرل صاحب ممدوح نے سر کیا تھا ایلچ پور کے گوشۂ مغرب اور جنوب مین ارگام ہی جس مقام پر جنرل صاحب موصوف نے فوج سیندھیہ کو دوبارہ شکست دی تھی گوشۂ جنوب اور مشرق مین شہر امراوتی ہی وہان روئی کی تجارت بکثرت ہوتی ہی۔

۶۲۔ ریاستہای محفوظہ متعلقۂ احاطۂ بمبئی

ملک خیرپور سندھ کے شمال ہی اور دریاے سندھ کے قریب اوسی نام کا شہر خیرپور ہی۔

خلیج کچھ کے شمال کچھ ایک طویل اور تنگ جزیرہ نما ہی جسکو ایک نمک کی

دارالسلطنت اندور بندھیاچل پہاڑون کے شمال ہی اور شہر مو
فوج کی چھاونی گوشۂ جنوب و مغرب مین ہی۔

عملداری مہاراج سیندھیہ اور دریاے نربدا کے درمیان بھوپال ہی
اسمین سے سلسلۂ بندھیاچل گذرتا ہی اور دریاے بیوا کے معاون پر دارالسلطنت
بھوپال ہی۔

۶۱ - نظام الملک کی عملداری

ممالک محفوظہ سے عملداری نظام الملک سب سے بڑی اور نہایت
مشہور ہی اوسکی شمالی مشرقی ناگپور اور جنوبی احاطۂ مندراج اور مغربی احاطۂ
بنبئی ہی بادشاہ اورنگ زیب کی وفات کے بعد صوبہ دار دکن نے جوکہ بلقب
نظام الملک یعنی (منتظم ریاست) نامزد تھا اپنے آپ کو مغلیہ سلطنت سے
خودسر ظاہر کیا۔

شہر

گوشۂ جنوب اور شرق مین دریاے کرشنا کے ایک معاون پر دارالسلطنت
حیدرآباد ہی یہ شہر کچھ عمدہ عمارتون اور تالابون سے مشہور ہی۔
بلارم اور سکندرآباد اوسکے قریب فوج کی چھاونیان ہین
حیدرآباد سے چھ میل مغرب طرف قلعہ گولکندہ ہی اوسمین نظام الملک کا
خزانہ رہتا ہی حیدرآباد کے گوشۂ شمال اور شرق مین وارنگل ہی یہ قدیمی
سلطنت تلنگانہ کا پایۂ تخت تھا حیدرآباد کے گوشۂ شمال و مغرب مین بیدر ہی
جوکہ ایک ریاست کا دارالحکومت تھا شاہ اورنگ زیب کا مرغوب الطبع شہر

اودے پور یعنی میواڑ

اروّلی پہاڑون کے دکن اور پورب کی طرف ملک اودے پور ہی زمین اسکی بلند اور مسطح اودے پور دار السلطنت ہی وہان کچھ عمدہ عمدہ عمارتین سنگ مرمر کی بنی ہین —

چتور دار السلطنت قدیم گوشۂ شمال اور مشرق کی طرف واقع ہی —

۶۰ - ممالک گوالیار

ممالک گوالیار یعنی عملداری خاندان مہاراجہ سیندھیہ کی متفرق اضلاع سے شامل ہی جو کہ دریاے چنبل اور دریاے تاپتی کے درمیان ہین اس عملداری مین صوبۂ مالوہ کا ایک حصہ ہی شمال اور مغرب کے جانب اسکو دریاے چنبل راجپوتانہ سے علیحدہ کرتا ہی اور اسکی شرقی و جنوبی حد پر ممالک بندیل کھنڈ اور ساگر اور نربدا اور بھوپال اور اندور ہین صوبۂ مالوہ افیون کے لیے مشہور ہی

شہر

شمال مین دار السلطنت گوالیار ہی وہان ایک پہاڑی قلعہ ہی —

جنوب مین چنبل کے معاون دریاے سپرا پر اوجین ہی اوسکے نزدیک قدیمی ویرانی اوجین قدیمی کے ہین یہ شہر راجہ بکرماجیت کا دار السلطنت تھا اور اہل ہنود کے جغرافیہ کا اول نصف النہار اسی پر گذرتا تھا —

ممالک سندھ مین شہر نیمچ صاحبان انگریز بہادر کے متعلق ہی —

ممالک ہلکر دریاے نربدا کے دونون جانب اضلاع متفرقہ سے مرکب ہین —

دار السلطنت

شرقی مین بہتا ہی اضلاع جنوبی کا پانی دریاے لُونی کے وسیلے سے باہر نکلتا ہی۔

خاص فصل یہان کی خشک اناجون سے مشتمل ہی جب شیر شاہ افغان نے اس ملک پر حملہ کیا اور سخت مقابلہ اوس سے پیش آیا تب اوسنے کہا کہ ایک مٹھی کودون کے واسطے ہم سلطنت ہندوستان کو کھوئی چکے تھے۔

باشندے

وہان کے راجپوت چھتری برن ہونے کا دعوی کرتے ہین۔

جودھپور یعنے مارواڑ

یہ ملک گوشۂ جنوب اور مغرب مین ہی اور راجپوتانہ کی سب ریاستون سے بڑا ہی ایک عمدہ شہر جودھپور وسط کے قریب دار السلطنت ہی۔

جیسلمیر

جودھپور کے گوشۂ شمال و مغرب مین ایک خشک ضلع جیسلمیر ہی اس مین بڑا شہر جیسلمیر ہی۔

بیکانیر

جودھپور کے شمال بیکانیر ہی دکن اور مغرب کی طرف بڑا شہر بیکانیر ہی۔

جیپور

جودھپور کے گوشۂ شمال اور مشرق مین جیپور راجپوتانہ کی ریاستہاے نامور سے ہی دار السلطنت جیپور ہندوستان کے نہایت عمدہ شہرون سے وسط کے نزدیک ہی۔

دریاے چنبل کے علیحدہ ہوا ہی دریاے چنبل کے نزدیک بڑا شہر دھولپور ہی۔

بھرتپور

یہ ریاست آگرہ کے مغرب مین ہی اوسکا مستحکم قلعہ دو مرتبہ صاحبان انگریز بہادر سے محاصرہ کیا گیا لیکن اب وہ مسمار ہی۔

پٹیالہ

یہ ریاست سرہند مین سیر حاصل ہی سکھون کی محفوظ ریاستون سے یہ بڑی ریاست لودھیانہ کے جنوب واقع ہی اسمین پورب طرف بڑا شہر پٹیالہ ہی۔

بھاولپور

دریاے گھرا اور راجپوتانہ کے درمیان ریاست بھاولپور ہی۔

۵۹ ۔ راجپوتانہ

راجپوتانہ مغربی ہند کا ایک وسیع حصہ ہی اوسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ وہان کے باشندے اکثر راجپوت ہین حد شمالی بھاولپور اور شرقی بھرتپور اور گوالیار اور جنوبی ممالک گایکوار اور مغربی سندھ ہی۔

سطح

کوہ اروالی اس ملک سے گذرتا ہی اور اوسمین ارتفاعات کوہی بکثرت ہین لیکن اکثر سطح اس ملک کی خشک میدانون سے مشتمل ہی سندھ کی طرف بڑا مغربی بیابان ہی بیاس دریاے چنبل کا معاون اضلاع شمالی اور

اسکے دکن کیطرف ایک چھوٹے ضلع مین جو صاحبان انگریز بہادر کے متعلق ہی ریاست دارجیلنگ ہی وہان اہل یورپ سرد آب ہوا کے سبب سے بہت جاتے ہین۔

۵۸۔ ریوان

اضلاع الہ آباد اور مرزاپور ریوان کے شمالی حد پر ہین اور جنوبی پر ممالک ساگر اور نربدا۔

اس ریاست مین خاص شہر ریوان گوشۂ شمال اور مغرب مین ہی۔

بندیل کھنڈ

بندیل کھنڈ یعنی ملک بندیلا بڑا وسیع علاقہ ہی اور اوسکے شمال دریاے جمنا اور مشرق ریوان اور جنوب ممالک ساگر اور نربدا اور مغرب مین گوالیار ہی۔

اضلاع طلقہ جمنا اب سرکاری عملداری مین داخل ہوے ہین باقی خراج گزار راجاؤن کے ماتحت ہین۔

شہر

جھانسی گوشۂ شمال و مغرب مین اور پنا گوشۂ جنوب و مشرق مین ہی جسکے قرب و جوار مین ہیرے کی کھانین ہین۔

دھول پور

آگرہ کے جنوب ایک چھوٹا علاقہ دھول پور کا ہی وہ گوالیار سے بذریعہ

ایک بندر ہی کہ جسمین الایچی اور صندل کی لکڑی کی قدرے سوداگری ہوتی ہی
کنانور فوج کی چھاؤنی شمال مین ہی اور کالیکٹ جنوب مین یہ وہ شہر ہی جہان کہ
پرتگیز ماتحت داس کوڈیگا والو نے سنہ ۱۴۹۸ عیسوی مین اول اول ہندوستان
مین اوترے۔

۵۷۔ ممالک محفوظہ کا بیان

سلطنت کشمیر مین خوشنما وادی کشمیر مع چند اضلاع ملحقہ کے شامل ہی
وہان ایک قسم کا بکرا ہوتا ہی کہ جسکے اندرونی بال کی شال بنائی جاتی ہی یہان کی
یہی دستکاری نہایت مشہور ہی۔

شہر

دار السلطنت کشمیر یعنی سری نگر دریاے جہیلم پر ہی اسکے مشرق مین اسلام آباد
ہی سلطنت کشمیر کا شمالی مشرقی حصہ لاڈق یعنے میانۂ تبت ہی اسکا دار السلطنت
لی دریاے سندھ کے ایک چھوٹے معاون دریا پر واقع ہی۔

ستلج کے شمالی حصے مین بوسلہر ایک ریاست کوہستانی ہی اور اوسکے
صوبجات سے کناور ایک صوبہ ہی۔

کماوا اور سرکاری گڈھوال کے گوشۂ شمال اور مغرب مین ہمالہ پر
گڈھوال نہایت کوہستانی ملک ہی اوسمین دریاے گنگا اور جمنا کے مخرج ہین
اور وہان بہت جاتری جاتے ہین نیپال اور بھوٹانٹ کے درمیان ایک
چھوٹی پہاڑی ریاست سکم ہی وہان ایک راجہ حکمرانی کرتا ہی اور تلانگ
مین راج دھانی ہی۔

ضلع کایم بٹور میسور کے دکن اور سلیم کے مغرب واقع ہی کایم بٹور پچھم طرف دریاے نائل پر کہ دریاے کاویری کا معاون ہی واقع ہی۔

کوہ نیل گیر پراوٹی کمندر ہی جہان اہل یورپ بباعث آب وہواے سرد کے جاتے ہین۔

۵۶۔ اضلاع مغربی یعنی کنارہ اور ملابار کا بیان

کنارہ اور ملابار کم عریض ضلع ہین اور گواسے کوچین تک مغربی ساحل پر واقع ہین اونکی شرقی حد پر دھاروار اور میسور اور کایم بٹور ہین۔

سطح

مغربی گھاٹ دونون ضلعون سے گذرتے ہین ساحل بہت سے چھوٹے چھوٹے کھاڑیون اور پانی کے ہلکورون کے باعث سے دندانہ دار ہی۔

بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا گھاٹون سے نیچے کو بہتے ہین۔

آب وہوا

وہان کی ہوا مرطوب ہی اور نسبت اکثر ین اضلاع ہند کے وہان گرمی اعتدال پر ہی۔

قسمتین

گواسے جنوب مین کنارہ ہی شمالی اور شرقی حصہ گھاٹون سے اوپر ہی شمالی کنارہ مین ساحل پر ہونادر ہی اور جنوبی کنارہ مین منگلور بڑا شہر ہی۔

ملابار کوہستانی علاقہ ہی اوسکی شمالی حد پر کنارہ اور جنوبی حد پر کوچین ہی اور گھاٹون پر کا علاقہ ویناد کہلاتا ہی اوسمین قہوہ کی زراعتین ہین اور تیلی مرچ

جنوبی حصون مین پنار اور کاویری -

آب وہوا

شمالی اضلاع کی آب وہوا خشک اور گرم ہی اور جنوبی ضلعون مین بارش بکثرت ہوتی ہی -

باشندے

گڈاپا اور کرنل اور بلاری کے شرقی حصے تلگو ہین اور بلاری کے مغربی حصون کے باشندے کناری ہین سلیم اور کائم بٹور مین اکثر تامیل رہتے ہین -

قسمتون اور شہرونکا بیان

درمیان علاقہ نظام الملک اور میسور کے ضلع بلاری ہی اور خاص شہر بلاری مین پہاڑ پر ایک قلعہ ہی شرق اور شمال کیطرف شہر گوٹی ہی جسمین بھی ایک پہاڑی قلعہ ہی -

درمیان بلاری اور گڈاپا کے ضلع کرنل ہی دریاے تمبدرا پر شہر کرنل ہی جو کہ کئی صدیون تک دکھنی پٹھانون کا دارالسلطنت رہا -

شرقی گھاٹ کے مغرب اور کرنل کے جنوب ضلع گڈاپا واقع ہی -

دریاے پنار کے معاون پر خاص شہر گڈاپا ہی یہ شہر بہت دنون تک پٹھانی ریاست کا دارالسلطنت رہا اور شمال مین کمبم ہی -

ضلع سلیم

ارکاٹ کے مغرب اور میسور کے دکن ضلع سلیم واقع ہی شیوارائے پہاڑون کے نزدیک شہر سلیم بڑا اسٹیشن ہی -

قلعہ دار پہاڑ ہی شہر رام ناو۔

گوشۂ جنوب اور شرق مین ایک نشیبی اور ریگستانی علاقے مین ہی۔

جزیرۂ رامیسورام مڈیورا سے بذریعہ سمندری نہر پام بین کے جدا ہی وہان جاتری بہت جاتے ہین۔

ٹناویلی ہندوستان مین سرکاری عملداری کا جنوبی حصہ اور ریگستانی ضلع ہی اور پالم کوٹا اور ٹناویلی باہم قریب واقع ہین لیکن درمیان مین دریاے ٹمبراپرنی حائل ہی ٹیوٹی کورن سمندر کے کنارے پر مشرق مین ہی یہان سے جہازون پر روئی لادی جاتی ہی۔

۵۵۔ وسطی اضلاع کا بیان

صوبجات بالاگھاٹ اور بارہ محال اور سلیم اور کایم بٹور مندراج احاطے کے وسط مین ہین قسمتہاے حال بلاری اور کرنل اور کڈاپا شمال مین ہین اور سلیم اور کایم بٹور جنوب مین۔

سطح

وسط کے اضلاع کی زمین خاص کر ایک ایسے سطح مستوی سے مشتمل ہی جسکی بلندی سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ سے تین ہزار فٹ تک ہی اضلاع مذکور شرقی گھاٹ اور نیل گرا اور مغربی گھاٹ سے محدود ہین۔

دریا

شمالی حصون مین تمبدرا اور پنار مع اور دریاؤن کے جو اونمین شامل ہوے ہین بہتے ہین۔

حاصل کی تھی اور اب اوسمین مع اوسکے متعلقات کے تخمیناً سات لاکھ مین ہزار آدمیون کی آبادی ہی ضلع چنگل پٹ مندراج سے ملحق ہی اور جنوب مین پلار کے نزدیک شہر چنگل پٹ اور مغرب مین دریاے پلار پر گنجیورم ہی جو چولا کی راج کا قدیمی پایۂ تخت تھا۔

چنگل پٹ کے دکن اڑکاٹ جنوبی ہی اور ساحل پر قریب دہانۂ دریاے پنار کے گڈالور یعنی فورٹ سینٹ دیوڈ ہی دریاے ویلار کے دہانے کے پاس جنوب مین پورٹونووو ہی۔

۵۴ — تنجور کا بیان

تنجور ایک آباد اور شاداب ضلع دریاے کاویری کے ڈلتا پر ہی۔

(دریا کے دو دہانہ کے وسط کی زمین کو ڈلتا کہتے ہین) شہر تنجور دریاے کاویری کے ایک شاخ پر ہی جو سابق مین ایک راجہ کا پایۂ تخت اور پادری شوارتز صاحب بہادر کی کوشش اور محنت فراوان کا منظر تھا۔

کابیکونم اور میاورم دریاے کاویری پر مشرق طرف ہین اور سمندر کے کنارے پر ترنکوبار اور نیگاپٹم ہین۔

تنجور کے گوشۂ شمال اور مغرب مین دریاے کاویری کے دونون جانب ضلع ترچناپلی ہی اور شہر ترچناپلی فوج کی چھاؤنی دریاے کاویری پر ہی۔

ترچناپلی کے دکھن بڑا ضلع مدیورا ہی اور اوسمین راجہ ٹونڈی مان کا علاقہ شامل ہی دریاے وجیا پر مدیورا بہت پرانا شہر ہی اور اوسمین چند عمارتین عمدہ عمدہ ہین اور گوشۂ شمال اور مغرب مین ڈنڈی گل ہی اور اوسکے پاس

سے ملتا ہی جنمین شمالی دہانہ کول رون کہلاتا ہی۔

زمین

زمین اکثر ہلکی اور ریتیلی ہی اور وہ اضلاع جنمین کہ دریا بہتے ہین شاداب ہین ضلع تنجور ہندوستان کے نہایت زرخیز اضلاع مین سے ایک ہی۔

باشندے

ضلع نیلور مین زبان تلگو اور باقی صوبہ مین تامیل رائج ہی۔

۵۳۔ قسمتون اور شہرونکے بیان مین

گنٹر کے جنوب ساحل پر ضلع نیلور ہی اور جنوب مین دریاے نپار پر شہر نیلور اور شمال مین انگول ہی۔

شمالی ارکاٹ نیلور کے جنوب ہی اور وسط مین چتور اور جنوب مین دریاے پلار پر ارکاٹ ہی کہ مسلمانون کا قدیمی دارالسلطنت صوبہ کرناٹک کا تھا اور ارکاٹ کے مغرب طرف دریاے پلار پر ویلور ہی وہان سابق مین سرکاری فوج کی بڑی چھاؤنی تھی۔

مندراج جو ساحل پر ہی اس حاطے کا دارالسلطنت ہی اور جنوبی ہندوستان مین سب سے بڑا شہر ہی اسمین تجارت بہت ہوتی ہی باوجودیکہ جہازونکا امنگاہ نہین ہی اور بباعث تموج کے ساحل پر اوترنے مین دشواری ہوتی ہی۔

مندراج پہلی بڑی بستی ہی جسکو صاحبان انگریز بہادر نے ہندوستان مین آباد کیا ۱۶۳۹ء مین واسطے تعمیر قلعہ اور شہر کے سرکار نے تھوڑی زمین

فاصلے پر شہر راجمندری گوداوری پر ہی کارنگا اور کاکی ناڈا دو بندر ہین۔

ضلع مسولی پٹن دریاے کرشنا کے شمال ہی اور جنوب مین مسولی پٹن بندر عظیم ہی اس ضلع کے وسط کے نزدیک شہر یلور قالین کے واسطے مشہور ہی۔

ضلع گنٹور دریاے کرشنا کے جنوب واقع ہی اور گوشۂ شمال اور مغرب مین بڑا شہر گنٹور ہی۔

۵۲۔ کرناٹک

کرناٹک ضلع گنٹور سے راس کماری کے قریب تک ہی اوسکے شمال مین ضلع نیلور اور ارکاٹ شمالی ہی اور مندراج چنگلی پٹ اور جنوبی ارکٹ اور تنجور اور ترچناپلی وسط مین ہین اور مدیورا اور ترنیولی جنوب مین ہین۔

سطح

جو سطح کہ ساحل پر ہی اکثر ہموار ہی باوجودیکہ پہاڑون کے چند سلسلے اوسمین ہین اس علاقے کی زمین شرقی گھاٹ کیطرف درجہ بدرجہ بلند ہی۔

دریا

شمال مین دریاے پنار اور وسط مین پلار اور کاویری اور جنوب مین وجیا اور تیمبرا پرنی کاویری سب سے زیادہ بڑا ہی اور اوسکو جنوبی ہند کے ہنود متبرک خیال کرتے ہین اور وہ سمندر مین کئی دہانون

یہ احاطہ سلطنت مغلیہ کے صوبجات مندرجۂ ذیل سے مرکب ہی یعنے ساحل شرقی پر سرکار شمالی اور کرناٹک اور وسط مین بالاگھاٹ اور سلیم اور بارہ محال اور گانم بٹور اور مغربی ساحل پر کنارہ اور ملابار۔

شمالی سرکار

شمالی سرکار مین پانچ اضلاع شمالی پوربی ساحل پر واقع ہین شمال مین گنجام اور وسط مین وزگاپٹن اور راجامندری اور جنوب مین مسولی پٹن اور کنٹر۔

باشندے یہان کے تلگو ہین۔

بیان اضلاع

اوڑیسہ کے جنوب گنجام ہی اور اوسی صوبے کی خراب آب و ہوا کی کچھ کچھ خاصیت رکھتا ہی اسمین بڑا اسٹیشن چیکاکول جنوب مین سمندر سے تھوڑے فاصلہ پر ہی جنوب کی طرف کالنگاپٹن اور شمال کی جانب منصور کوٹا دونون بندر ہین۔

بیان وزگاپٹن

وسط کے نزدیک سمندر کے ساحل پر وزگاپٹن تجارت کا بڑا مقام ہی شمالی جانب بملی پٹن بندر ہی اور سمندر سے دور مغرب طرف وزیانگرم ہی۔

ضلع راجمندری مین دریاے گوداوری بہتا ہی سمندر سے کچھ

سطح

یہ ملک ایک وسیع میدان ہی صرف اوسمین کہین کہین نیچے پہاڑ ہین اور اوسمین سے دریاے سندھ گذرتا ہی جو وہان کئی شاخون مین منقسم ہوکر اضلاع ملحقہ کو سالانہ سیلاب مین ڈالتا ہی۔

آب وہوا

آب وہوا خشک ہی اور موسم گرما مین گرمی بشدت ہوتی ہی اور بارش باران کم اور غیر معین ہی یہ صوبہ تین ضلعون مین منقسم ہی حیدر آباد مشرق مین اور مغرب مین کراچی اور شمال مین شکارپور۔

شہر

حیدرآباد دارالسلطنت ہی جو دریاے سندھ کے مشرقی شاخ پر واقع ہی اوسکے نزدیک میانی ہی جہان سر چارلس نیپر صاحب بہادر نے امراے سندھ کو شکست دی ڈلٹا کے اوپر ٹھٹھ قدیمی دارالسلطنت ہی گوشۂ شمال ومغرب مین شکارپور تجارتگاہ ہی اوسکے نزدیک سکر دریاے سندھ پر ہی۔ مغرب جانب ساحل پر کراچی بڑا بندر ہی۔

۵۱۔ احاطۂ مندراج

فورٹ سنٹ جارج کے احاطہ مندراج مین برطانیہ ہند کی جنوبی اضلاع شامل ہین اوسمین ۲۱ کلکٹریان ہین جنکا رقبہ ایک لاکھ ۳۷ ہزار میل مربع کے قریب اور آبادی ۲ کرور ۲۰ لاکھ کے قریب ہی۔

ایک مقام ہی جسکو گرد نواح کے ہنود کاشی سے زیادہ تعظیم کرتے ہین گو اوسکے مندرون کی بنیاد بودھ مذہب کی ہی۔

۴۹۔ پونا

مغربی گھاٹ کے مشرق طرف اور بنبئی کے گوشۂ جنوب اور مشرق مین پونا واقع ہی اور خاص شہر پونا دریاے بیما کے معاون پر ہی یہ شہر سابق مین پیشوا کہ سرداران مرہٹہ سے بڑا سردار تھا پایۂ تخت تھا۔

جنوبی کان کان تانا کے جنوب سمندر کے کنارے واقع ہی۔

جنوبی کان کان کی پورب طرف ایک بڑا ضلع ستارہ ہی اوسمین پچھم طرف بڑا شہر ستارہ ہی یہ تھوڑے زمانے تک ایک راجہ کا راجدھانی تھا گوشۂ شمال اور مغرب مین مہابلیشور اوسی نام کے پہاڑون کے ایک سلسلہ پر واقع ہی اوسپر اہل یورپ بباعث ہواے سرد کے جاتے ہین جنوب مین بیجاپور یا وجیاپور ایک مسلمانی حکومت کا ویران پایۂ تخت ہی۔

شولاپور ستارہ کے پولاب کی متفرق قسمتون سے شامل ہی۔

بیلگام ستارہ اور شولاپور کے جنوب ہی

دھاروار ضلع بیلگام اور علاقہ میسور کے درمیان مین واقع ہی۔

۵۰ سندھ

صوبۂ سندھ اوس ملک سے مشتمل ہی جو دریاے سندھ کے جنوبی حصے کے دونون طرف ہی اوسکے شمال اور مغرب مین بلوچستان اور پورب مین راجپوتانہ اور جنوب مین کچھ اور بحر ہند ہین۔

کہ اوس سے بڑا ہی بذریعہ ایک باندھ کے وصل کیا گیا ہی یہ بھی اوسیطرح برِ اعظم سے شامل کیا گیا ہی۔

یہ بندر ہندوستان کے سب بندرون سے اچھا ہی اور وہان جہاز بنانے کے واسطے بڑی بڑی ڈاک ہین۔

(ڈاک سمندر کے کنارے جہاز سالی یا جہازون کو طوفان سے محفوظ رہنے کے لیے ایک امن کی جگہ ہی)

یہان تجارت بہت ہوتی ہی خاص کر پارسی لوگ کرتے ہین۔

سورت شمالی کان کان سے بہروچ تک ہی خاص مقام سورت دریاے تاپتی پر ایک قدیمی اور آباد شہر ہی۔

تقسیمات

بہروچ خلیج کھمبات کے مشرق طرف واقع ہی اوس مین خاص شہر دریاے نربدا پر بہروچ ہی۔

احمد آباد دریاے سپرمتی اور خلیج کھمبات کے خاص کر مغرب طرف ہی شہر احمد آباد جو دریاے سپرمتی پر ہی مسلمانون کے عہد مین گجرات کا ایک مرتبہ دار السلطنت تھا۔

خاندیس ایک بڑا ضلع ہی جسمین سے دریاے تاپتی بہتا ہی اوسمین جنگل بہت ہی اور اُسمین بھیل اور وحشی پٹھان رہتے ہین۔

خاندیس کے جنوب احمد نگر اور ناسک سے ملکر ایک بڑا ضلع بنا ہی خاص شہر احمد نگر بمبئی کے پورب طرف ہی اور گوشۂ شمال اور مغرب مین ناسک

۴۷۔ احاطۂ بنبئی

احاطۂ بنبئی مین دکن کے مغربی اضلاع اور گجرات کا ایک جزو اور کل ملک سندھ شامل ہی علاوہ ملک سندھ کے جو کہ صاحب کمشنر کے ماتحت ہی احاطۂ بنبئی کی شمالی حد پر ممالک گائیکوار ہین اور شرقی حد پر ممالک نظام الملک اور جنوبی پر احاطۂ مندراج اور عملداری پرتگیز ہی اور غربی پر بحیرۂ عرب واقع ہی رقبہ ۶۸ ہزار میل مربع کے قریب اور آبادی قریب ایک کرور کے ہی۔

سطح

سمندر کے کنارے کی زمین اونچی نیچی ہی اور یہ دکن کے مغربی اضلاع کے سطح مستوی سے بذریعہ مغربی گھاٹون کے جدا ہوتی ہی اور دریاے سپرمتی اور ماہی اور نربدا اور تاپتی شمالی اضلاع مین بہکر خلیج کمبات مین گرتے ہین۔

یہ احاطہ چودہ کلکٹریون یعنے ضلعون مین منقسم ہی۔

ساحل پر وسط کے نزدیک بنبئی شمال کی طرف شمالی کان کان یا تانا اور سورت اور بھروچ اور احمد آباد دکیر اشرق کی جانب خاندیس اور احمد نگر اور ناسک اور پونا اور ستارا اور جنوب کے جانب جنوبی کان کان اور شولاپور اور دھارواڑ اور بیلگام۔

۴۸۔ قسمتون و خاص شہرون کا بیان

ایک چھوٹے جزیرے پر بنبئی ایک اچھا بندر واقع ہی جو جزیرۂ سالسٹ

۴۶- بیان قسمتون کا

پورب مین قسمت دہلی اور جلندھر اور لاہور شمال مین جہیلم اور پشاور اور جنوب مین لیہ اور ملتان -

شہر

بڑا مقام لاہور دریاے راوی کے نزدیک واقع ہی ایک زمانے مین یہ سلطنت مُغلیہ کا دارالسلطنت تھا شمال کی طرف راوی اور بیاس کی ٹھیک بیچو بیچ سکھون کا متبرک شہر امرت سر ہی یہ بڑا تجارتگاہ ہی دریاے جمنا پر دہلی ہی کہ قدیم سلطنت ہنود کا پایۂ تخت تھا اور بعد ازان سلطنت مغلیہ کا دارالسلطنت رہا-

گجرات دریاے جہیلم اور چناب کے درمیان واقع ہی جہان پر سکھون کو صاحبان انگریز نے آخری شکست دی -

جس مقام پر دریاے سندھ دریاے کابل کے ساتھ اتصال کرتا ہی اٹک ہی اور دریاے سندھ کے پار جانے کا خاص راستہ ہی -

گوشۂ شمال اور مغرب مین پشاور ہی -

اور جنوب کی طرف دریاے چناب کے نزدیک بڑا شہر ملتان ہی -

ممالک این روے ستلج

دریاے ستلج کے جنوب کی جانب کی عملداری سرکار چار ضلعون مین یعنی فیروزپور اور انبالہ اور لودھیانہ اور کیتھل مین منقسم ہی یہ سب صاحب کمشنر بہادر کے زیر حکومت ہین -

تمام بڑے مثلثی قطع پر عائد ہوتا ہی جو ہندوستان کے گوشۂ شمال اور مغرب مین ہی۔

اوسکی حد شمالی کشمیر اور حد غربی کوہ سلیمان ہی اور مشرق اور گوشۂ جنوب و مشرق کی حد پر دریاے ستلج و گھرا ہین تھوڑے دنون سے اضلاع دہلی تحت گورنمنٹ پنجاب کیے گئے ہین۔

سطح

پنجاب کے شمالی حصے کوہستانی ہین لیکن جابجا اونمین شاداب وادی ہین سلسلۂ کوہ نمک دریاے جہلم کے مشرق جانب سے لیکر دریاے سندھ کے اوس پار تک چلا گیا ہی اس ملک کا نشیبی حصہ بڑا میدان ہی جسمین دریاے سندھ اور پانچون دریاے مذکورۂ بالا گذرتے ہین۔

باشندگان

آبادی سکھون اور پٹھانون اور ایک قوم راجپوت سے جو کہ جاٹ کہلاتے ہین مشتمل ہی وے لوگ اکثر قوی اور جنگجو ہین قریب دو ثلث کے مسلمان ہین اور مابقی ایک ثلث مین ہندو اور سکھ قریب مساوی کے ہین۔

سکھان ماتحت مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اضلاع ملحقہ مین سے بعضون کو فتح کیا اور بعد وفات مہاراجہ ممدوح کے اون فوجون نے ممالک سرکاری پر حملہ کیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ ملک احاطہ سرکار دولتمدار مین شامل ہوا ہی۔

قسمت میرٹھ

قسمت میرٹھ مین شہر میرٹھ حاق وسط دریاے گنگ وجمن کے واقع ہی اسمین حکام ملکی اور جنگی کی بڑی چھاونی ہی جس مقام پر کہ دریاے گنگ پہاڑون سے نکلتا ہی وہان پر ہردوار ہی یہ جگہ میلے کے واسطے مشہور ہی اور وہان تیرتھ کے واسطے بہت جاتری جاتے ہین۔

ممالک ساگر اور نربدا میانہ ہند کا ایک بڑا قطع دریاے نربدا کے دونون جانب واقع ہی۔

شہر

گوشۂ شمال اور مغرب مین ساگر اور دریاے نربدا کے نزدیک جبل پور یہ مقام تعلیم گاہ محنت ومشقت کے لیے نامور ہی جو کہ ٹھگون کے اطفال کے واسطے سرکار سے مقرر ہی دریاے نربدا پر گوشۂ جنوب اور مغرب مین ہوشنگ آباد ہی۔

اجمیر راجپوتانہ کا ایک چھوٹا علاقہ ارولی پہاڑون کی مشرق طرف واقع ہی اسمین بڑا شہر اجمیر ہی۔

شملہ کوہستانی چھاونی دریاے ستلج کے جنوب ہمالہ پہاڑ کے نیچے کے کنارے پر ہی وہان اہل یورپ بسبب آب وہوا سرد کے بہت جاتے ہین۔

۴۵۔ بیان پنجاب

پنجاب دراصل وہ علاقہ ہی۔ جو پانچ دریاؤن یعنے جہیلم اور چناب اور راوی اور بیاس اور ستلج سے سیراب ہی لیکن اب یہ نام اوس

قسمت بنارس جو دریاے گنگ کے دونون جانب واقع ہی اضلاع مندرجۂ ذیل مین منقسم ہی یعنے گھاگھرہ کے شمال ضلع گورکھپور اور وسط مین ضلع اعظم گڈھ اور جونپور اور غازی پور اور بنارس اور دریاے گنگ کے جنوب ضلع مرزاپور۔

شہر

دریاے گنگ پر بنارس یعنے کاشی ایک بڑا شہر واقع ہی جسمین اہل ہند کے ہزارہا جاتری اطراف سے آیا کرتے ہین۔

قسمت الہ آباد

قسمت الہ آباد مین بڑا شہر الہ آباد ہی جسکو اہل ہند پراگ کہتے ہین وہ دریاے گنگ اور جمن کے اتصال پر واقع ہی اور اب جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا صدر مقام ہی۔

قسمت آگرہ

اِس قسمت مین بڑا شہر آگرہ ہی وہ دریاے جمن کے کنارے بستا ہی سابق مین جب تک کہ شہر دہلی پایۂ تخت نہوا تھا تب تک سلطنت مغلیہ کا وہی دارالسلطنت تھا۔

قسمت روہیلکھنڈ

قسمت روہیلکھنڈ کو یہ نام افغانون کے ایک قوم روہیلہ سے حاصل ہوا ہی جسنے کہ اوسکو فتح کیا تھا اس قسمت مین بڑا شہر بریلی وسط کے نزدیک واقع ہی۔

واقع ہی اس صوبے مین برہمن بہت ہین راجپوت اونسے کم وہان افغان حملہ آورونکی نسل سے مسلمان بھی بہت ہین زبان مروجہ ہندوستانی ہی اور یہان کے آدمی قداور اور جنگجو ہین۔

شہر

دریاے گومتی پر لکھنؤ دارالسلطنت شہر عظیم ہی پورب کی طرف گھاگرہ کے قریب شہر فیض آباد سابق کا دارالسلطنت ہی اور اوسکے پاس قدیمی دارالسلطنت اودھ کا ویرانہ ہی۔

۴۳۔ ممالک مغربی وشمالی

ممالک مغربی وشمالی کی حد شمالی مین وے اضلاع ہین جو کوہ ہمالہ پر دور تک چلے گئے ہین اور حد شرقی بہار اور حد جنوبی ریوان اور بندیل کھنڈ اور گوالیار اور حد غربی راجپوتانہ ہی یہ ملک عموماً ایک وسیع میدان سے مشتمل ہی جسمین دریاے گنگ اور جمن نے مع اپنے بہت سے مددگار دریاؤن کے گذر گیا ہی اناج اور شکر اور افیون اور نیل خاص نباتی پیداوار ہین لگان زمین سرکار کو دیہات سے ادا کیا جاتا ہی نہ جدے جدے اشخاص سے آبادی بہت گنجان ہی زبان ہندی اور اردو عموماً بولی جاتی ہی ممالک مغربی وشمالی خاص پانچ بڑے حصون مین منقسم ہی یعنے پورب مین بنارس اور وسط مین الہ آباد اور آگرہ اور روہیل کھنڈ اور گوشۂ شمال اور مغرب مین میرٹھ۔

۴۴۔ قسمتون اور بڑے شہرونکے بیان مین

خاص شہر گیا وسط کے نزدیک ہی اور گوتم بودھ کا جاے پیدایش تصور کیا جاتا ہی گوشۂ جنوب و مغرب مین شیر گھاٹی ہی۔

۴۱۔ بنگالہ کی جنوبی مغربی حد

بنگالہ کے مغرب طرف کئی پہاڑی ضلعے ہین کہ شمال کی طرف بہار سے اور جنوب کی طرف اوڑیسہ سے محدود ہین اضلاع مذکور صاحبان اجنٹ بہادر کے ماتحت ہین جنکی تقریری پیشگاہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے ہوئی ہی اُن مین سے خاص خاص اضلاع پرالیا اور پاچیٹ یورپ مین رام گڈھ اور چوٹا ناگپور وسط مین اور پالامو مغرب مین ہی۔

ضلع رام گڈھ مین پرالیا اور ہزاری باغ خاص اسٹیشن ہین۔

ناگپور

برار یعنی ناگپور اوڑیسہ کے گوشۂ جنوب و مغرب مین بڑا درمیانی ملک ہی کہ شمال مین اضلاع ساگر اور نربدا سے اور مغرب مین ممالک نظام الملک سے محدود ہی۔

خاص شہر ناگپور گوشۂ شمال اور مغرب مین دلدلی نشیب مین واقع ہی۔ سرکاری رزیڈنٹی اور قلعۂ سیتا بلدی کے پہاڑون پر ہین کہ جس سے دارالسلطنت پر زد پہونچ سکتا ہی فوج کی چھاونی کامٹی مین ہی جو شمال و شرق کی طرف ۹ میل ہی۔

۴۲۔ اودھ

صوبۂ اودھ نیپال کے جنوبی اور مغربی حصہ اور دریاے گنگ کے درمیان

شمال مین کول اور جنوب مین کھونده ہین۔

تقسیمات

ساحل اضلاع مندرجۂ ذیل مین منقسم ہی یعنے شمال مین بالاسور اور وسط مین کٹک اور جنوب مین پوری۔

بالاسور بندر ہی۔

کٹک دریاے مہاندی پر خاص مقام ہی۔

پوری جگناتھ کے مندر کے سبب سے مشہور ہی۔

سنبھل پور دریاے مہاندی پر خاص شہر سمندر سے دور ہی۔

وسط کا ملک بہت سا زمینداران خراج گزار کے ماتحت ہی۔

۴۰۔ بہار

بہار بنگالے کے مغرب یہ بڑا اور سیراب صوبہ دریاے گنگ کے دونون کنارون پر واقع ہی۔

تقسیمات

دریاے گنگ کے دونون جانب بھاگل پور اور منگیر اور شمال کو تربہت و سارن اور جنوب مین پٹنہ و بہار و شاہ آباد ہین۔

پٹنہ

خاص شہر پٹنہ دریاے گنگ پر بڑی وسعت کا مقام ہی پٹنہ کے مغرب دریاے گنگ پر دنیاپور فوج کی بڑی چھاؤنی ہی۔

بہار

رہتا ہی بھاگیرتھی کے پورب کی طرف کلنا اور ندیا اور کٹوا ہین۔
مسلمانی حملے کے زمانہ مین ندیا بنگالہ کا دارالسلطنت تھا۔
ہگلی بردوان کے دکن واقع ہی جسکی حد شرقی دریاے ہگلی ہی
اس ضلع کی زمین شاداب ہی اور وہان زراعت خوب ہوتی ہی اس ضلع
مین خاص شہر ہگلی اسی نام کے دریا پر واقع ہی کلکتہ بسنے سے پیشتر صاحبان
انگریز بہادر کی یہان ایک کوٹھی تھی چنسرا کہ دریاے ہگلی پر ہی سابق مین ڈچ
کی بستی تھی چندرناگور جوکہ چنسرا کے جنوب ہی فرانسیسون کے دخل مین ہی
اور زیادہ جنوب کی طرف سے رام پور ہی جسکو تھوڑے دنون سے
ڈنس نے صاحبان برٹین کے حوالہ کیا یہ جگہ ابتداے بابطسٹ پادریان
کری صاحب اور مارسمن صاحب اور داٹ صاحب بہادر کی سکونت
کے واسطے مشہور ہی۔

۳۹۔ اوڈیسہ کے بیان مین

اوڈیسہ خلیج بنگالہ کے مغربی شمالی ساحل پر چلکا جھیل سے
سوبن ریکا دریا کے دہانے تک چلا گیا ہی یہ دریا بنگالہ اور اوڈیسہ کا
فصل مشترک ہی۔

آب وہوا

آب وہوا گرم اور وبائی ہی۔

رعایا

اوڑیا لوگ جو ساحل پر رہتے ہین ہندو ہین اور خاص پہاڑی قومین

تنگ نشیب سے مشتمل ہی جسمین سے دریاے برہم پتر اور بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا گذرتے ہین وسطی حصے زیادہ نیچے ہین اور اکثر حالت سیلابی مین رہتے ہین شمالی اور جنوبی حدود کوہستانی ہین۔

سونے کا برادہ بہت سے دریاؤن مین ریت کے ساتھ ملا ہوا پایا جاتا ہی بہت سا ملک جنگلون سے گھرا ہوا ہی عمدہ قسم کی چاد کسیقدر پیدا ہوتی ہی آسام کے خاص دو حصے ہین ایک شمالی اور دوسرا جنوبی خاص شہر کوہاٹی دریاے برہم پتر پر مغرب مین اور نوگانگ وسط کے نزدیک ہی۔

راج شاہی کے گوشۂ شمال و مغرب مین ایک چھوٹا ضلع مالدہ ہی اوسمین خاص مقام مالدہ ہی اس ضلع مین گور کے ویرانے ہین جو ایک زمانہ مین بنگالہ کا عظیم الشان دار السلطنت تھا۔

۳۸۔ مغربی اضلاع جو دریاے گنگ کے جنوب واقع ہین

مرشد آباد پورب طرف دریاے گنگ سے محدود ہی جو اوسکو مالدہ اور راج شاہی سے علیحدہ کرتا ہی اس ضلع کی زمین سیراب ہی اور اوسمین بہت ریشم پیدا ہوتا ہی خاص شہر دریاے بھاگیرتھی پر مرشد آباد ہی جو سابق مین بنگالہ کا دار السلطنت تھا قاسم بازار کہ ایک مرتبہ ابریشمی دستکاریون کے واسطے نامی تھا مرشد آباد کے متصل ہی جنوب کیطرف برہم پور فوج کی چھاونی ہی۔

بردوان دریاے بھاگیرتھی کے مغرب طرف ہی اور ہندوستان مین نہایت زرخیز ضلع تصور کیا جاتا ہی دمودا اور اور دریاؤن سے وہ سیراب ہی خاص شہر دریاے دمودا پر بردوان ہی جسمین راجہ

مین حاصل کیا ۔

۳۶ ۔ ڈھاکہ خاص کے بیان مین

ڈھاکہ خاص جو کہ مابین ڈھاکہ جلال پور اور دریاے مگنا کے واقع ہی دریاے گنگ اور برہمپتر کی شاخون سے قطع ہی اوسمین بڑا شہر وسط کے نزدیک ڈھاکہ ہی جو کہ مسلمانی عہد مین دارالسلطنت تھا اور اب بھی بڑا شہر ہی ایک زمانے مین وہ عمدہ ململون کے واسطے مشہور تھا ۔

پتراکے گوشۂ جنوب اور مشرق مین اور خلیج بنگالہ کے شمالی اور مشرقی کنارے کنارے چٹ گانگ واقع ہی وہ ایک سیراب کوہستانی ضلع ہی لیکن اوسمین جنگل بہت ہین اور اوسمین خاص شہر چٹ گانگ یا اسلام آباد دریاے چٹ گانگ پر واقع ہی ۔

اضلاع شمالی

سلہٹ کوہاے کاسیا اور پتراخود سر کے درمیان واقع ہی سلہٹ کے شمالی پہاڑون مین گارو بستے ہین یے تاتاری نسل سے ایک وحشی قوم ہین جو سابق مین اپنے سردارونکی لاشون کے ساتھ ہندوون کے سر جلانے کے واسطے اونکو پکڑ لیجایا کرتے تھے کاسیہ لوگ جو گوشۂ جنوب اور مشرق مین رہتے ہین تاتاری نسل سے متعلق نہین ہین اور ایسے وحشی بھی نہین ہین ۔

۳۷ ۔ آسام کے بیان مین

صوبۂ آسام بنگالہ کے گوشۂ شمال و مشرق مین واقع ہی وہ ایک طول طویل

بنگالہ شمال مین نیپال اور بھوٹانٹ سے محدود ہی اور پورب مین آسام اور برہما سے جنوب مین خلیج بنگالہ سے اور مغرب مین بہار سے ۔

سطح

بنگالہ کا وسط وسیع میدان ہی جو دریاے گنگ کے اوس جانب کے بہاؤ سے بنگیا ہی شرقی اور جنوبی مغربی حدود کوہستانی ہین ۔

دریا

دریاے گنگ اور دریاے برہم پتر کی بہت سی شاخون سے بنگالہ منقطع ہوا ہی دریاے گنگ کی مغربی شاخ جسکو ہگلی کہتے ہین سمندر مین جزیرہ ساگر کے پاس داخل ہوتی ہی

پیداواریون کا بیان

ہندوستان مین بنگالہ نہایت پیداوار صوبہ ہی زمین ہلکی ہی لیکن سالانہ سیلابیون سے جو پس ماندہ رہجاتا ہی وہ اوسکو بہت ہی پیدوار کرتا ہی ۔

۳۵ ۔ جنوبی اضلاع جو کہ دریاے ہگلی کے پورب ہین

کلکتہ دار السلطنت برطانیہ ہند کا پورب مین سب سے بڑا تجارت کا شہر دریاے ہگلی پر واقع ہی جب صاحبان انگریز بہادر وہان ۱۶۸۶ء مین پہلے آباد ہوے وہ ایک چھوٹا گانون تھا اب اوسکی آبادی مع حوالی شہر کے دس لاکھ سے زیادہ ہی بیشمار عمدہ عمارتون کے باعث سے کلکتہ کبھی کبھی محل سراؤن کا شہر کہلاتا ہی وہ قلعہ فورٹ ولیم سے محفوظ ہی جو بہت وسیع ہی ۔

دریاے بھاگیرتھی پر کلکتہ کے شمال کو پلاسی ایک چھوٹا گانون ہی جسکے نزدیک جناب لارڈ کلایو صاحب بہادر نے ایک فتح عظیم سے بنگالے کا قبضہ ۱۷۵۷ء مین

بنبئی و مندراج جدے جدے نواب گورنر بہادر کے واودھ اور سندھ اور ناگپور اور کچھ اور صوبجات صاحبان چیف کمشنر بہادر کے سپرد ہین یے سب ماتحت نواب گورنر جنرل بہادر کے ہین۔

سرکاری عملداری آٹھ لاکھ میل مربع سے زیادہ ہی جسکی آبادی تیرہ کروڑ ہی

۳۳۔ ممالک محفوظہ کا بیان

خاص ریاستہاے محفوظہ مندرجۂ ذیل ہین۔

ماتحت احاطۂ بنگال

کشمیر اور راجپوتانہ اور گوالیار اور ریوان اور اندور اور بھوپال اور ممالک نظام الملک۔

ماتحت احاطۂ بنبئی

گجرات اور کچھ۔

ماتحت احاطۂ مندراج

جاگیرات اوڑیسہ اور میسور اور کوچین اور ٹراونگکور۔

خود سر ریاستون کا بیان

کوہ ہمالہ پر نیپال اور بھوٹان خود سر ریاستین ہین۔

غیر ملک والون کے دخل کے بیان مین

غیر ملک والون کے قبضون مین خاص یہ ہین پانڈے چرے ساحل کرناٹک پر فرانسیسون کے دخل مین ہی اور گوا مغربی ساحل پر پرتگیزیون کے قبضے مین ہی

۳۴۔ ممالک شرقی کے بیان مین

دکن

دکن مین خاندیس و اورنگ آباد اور بیجاپور اور گونڈوانہ اور بیدر اور حیدرآباد اور برار اور شمالی سرکار۔

جنوبی ہند مین

کنارہ اور ملابار اور میسور اور بالاگھاٹ اور جلیم اور بارہ محل اور کایم بٹور اور کرناٹک اور کوچین اور ٹراونکور۔

۳۲ - حال کے حصون کے بیان مین

ہندوستان کے حال مین تین حصے ہین۔

اول عملداری ممالک سرکار۔

دوم ممالک محفوظہ۔

سوم ریاستہاے خودسر اور غیر ملک۔

ممالک سرکار کا بیان

ممالک سرکار برطانیہ تین بڑے احاطون اور کئی صوبون مین تقسیم ہین احاطون مین نواب گورنر بہادر اور لفٹنٹ گورنر بہادر اور صوبون مین صاحب چیف کمشنر بہادر حکمرانی کرتے ہین۔

احاطۂ بنگالہ کے ممالک شرقی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ کے ماتحت ہین جنکا صدر کلکتہ ہی اور ممالک درمیانی جو کہ اضلاع مغربی و شمالی کہلاتے ہین ماتحت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی کے ہین جنکا صدر الہ آباد ہی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا صدر لاہور ہی احاطۂ

اودھ یا اجودھیا جسکا دار السلطنت اودھ دریاے گنگ کے قریب تھا۔

قنوج جسکا دار السلطنت قنوج دریاے گنگ کے قریب تھا۔

متھرا جسکا دار السلطنت شہر متھرا دریاے جمنا پر تھا۔

اندرپرست یا دہلی جسکا دار السلطنت اول ہستناپور تھا بعد ازان اندرپرست رہا جو حال کے شہر دہلی کے نزدیک واقع تھا۔

وسطِ ہند کی سلطنتین

مالوہ جسکا دار السلطنت اوجین تھا۔

تلنگانہ جسکا دار السلطنت وارنگل تھا۔

گوشۂ مغرب وجنوب کی سلطنتین

دریاے تاپتی کے جنوب مارا شٹ اور دریاے کرشنا کے جنوب کرناٹک اور اوسکے جنوب سرادسم۔

گوشۂ جنوب اور مشرق کی ریاستین

چولا یعنی سورامنڈلام جسکا دار السلطنت کانچی تھا جسکو کنجورم کہتے ہین پانڈیا جسکا دار السلطنت مڈیورا تھا۔

۳۱۔ سلطنت مغلیہ کے حصونکے بیان مین

شمالی ہندوستان مین کشمیر اور کڑھوال اور نیپال۔

ہندوستان خاص

اور ہندوستان خاص مین سندھ اور کچھ اور گجرات اور لاہور اور اجمیر اور دہلی اور آگرہ اور مالوہ اور اودھ اور بہار اور بنگالہ اور اوڑیسہ

وغیرہ اور شیشہ آلات اور کتابین ہین اور جو مال کہ باہر جاتا ہی وہ یہ ہی
نیل اور افیون اور ریشم اور روئی اور شورا اور شکر اور مصالح
غیر ملک کی تجارت خاص کر انگلستان اور چین کے ساتھ ہوتی ہی افیون
و روئی چین کو بھیجی جاتی ہی اور دیگر مال انگلستان کو
علم اہل ہند پڑھنے کے شائق ہین لیکن صحیح علم کم رکھتے ہین۔

۲۹۔ مذہب کے بیان مین

اصلی باشندون مین جنون کی پرستش جاری تھی اور اس ملک کے
اکثر حصون مین اب تک موجود ہی چار برن کے لوگ اندر یعنے آسمان کو
اور اگن یعنی آگ اور چاند اور سورج وغیرہ کو پوجتے تھے بعد ازان نئے
دیوتے ایجاد ہوئے حتی کہ اب ۳۳ کرور پراونکی نوبت پہونچی ہی بیل اور
گائے اور چیل اور سانپ بھی متبرک سمجھے جاتے ہین۔
ہندوستان کے لوگون کا تخمیناً دسوان حصہ مذہب اسلام کا قائل ہی
ساحل مغربی پر ایران کے آتش پرستون کی اولاد مین سے کچھ پارسی ہین
مذہب عیسائی ہندوستان کے مختلف حصون مین ترقی پاتا جاتا ہی۔

۳۰۔ ہندوستان کی قدیم سلطنتون کے بیانمین

اہل اسلام کے حملہ کے پیشتر ہندوستان کئی جدی جدی سلطنتون
مین منقسم تھا۔

شمالی سلطنتین

گمد جسکا دار السلطنت پالی بوتھرا تھا۔

اودھ یا اجودھیا جسکا دار السلطنت اودھ دریاے گھاگرہ پر تھا۔
قنوج جسکا دار السلطنت قنوج دریاے گنگ کے قریب تھا۔
متھرا جسکا دار السلطنت شہر متھرا دریاے جمنا پر تھا۔
اندرپرست یا دہلی جسکا دار السلطنت اول ہستناپور تھا بعد ازان
اندرپرست رہا جو حال کے شہر دہلی کے نزدیک واقع تھا۔

इन्द्र प्रस्थ
हस्तिनापुर

وسطِ ہند کی سلطنتین

مالوہ جسکا دار السلطنت اوجین تھا۔
تلنگانہ جسکا دار السلطنت وارنگل تھا۔

मालवा

گوشۂ مغرب وجنوب کی سلطنتین

دریاے تاپتی کے جنوب مارا شٹ اور دریاے کرشنا کے جنوب کرناٹک
اور اوسکے جنوب سرادسم۔

महाराष्ट्र
कर्नाटक

گوشۂ جنوب اور مشرق کی ریاستین

چولا یعنی سورامنڈلام جسکا دار السلطنت کانچی تھا جسکو کنجورم کہتے ہین
پانڈیا جسکا دار السلطنت مڈیورا تھا۔

तोरामण्डलम्

۳۱۔ سلطنت مغلیہ کے حصونکے بیان مین

شمالی ہندوستان مین کشمیر اور کڑھوال اور نیپال۔

ہندوستان خاص

اور ہندوستان خاص مین سندھ اور کچھ اور گجرات اور لاہور اور
اجمیر اور دہلی اور آگرہ اور مالوہ اور اودھ اور بہار اور بنگالہ اور اوڑیسہ

وغیرہ اور شیشہ آلات اور کتابین ہین اور جو مال کہ باہر جاتا ہی وہ یہ ہی نیل اور افیون اور ریشم اور روئی اور شورا اور شکر اور مصالح غیر ملک کی تجارت خاص کر انگلستان اور چین کے ساتھ ہوتی ہی افیون وروئی چین کو بھیجی جاتی ہی اور دیگر مال انگلستان کو

علم اہل ہند پڑھنے کے شائق ہین لیکن صحیح علم کم رکھتے ہین۔

۲۹۔ مذہب کے بیان مین

اصلی باشندون مین جنون کی پرستش جاری تھی اور اس ملک کے اکثر حصون مین اب تک موجود ہی چار برن کے لوگ اندر یعنے آسمان کو اور اگن یعنی آگ اور چاند اور سورج وغیرہ کو پوجتے تھے بعد ازان نئے دیوتے ایجاد ہوئے حتی کہ اب ۳۳ کرور پر اونکی نوبت پہونچی ہی بیل اور گائے اور چیل اور سانپ بھی متبرک سمجھے جاتے ہین۔

ہندوستان کے لوگون کا تخمیناً دسوان حصہ مذہب اسلام کا قائل ہی ساحل مغربی پر ایران کے آتش پرستون کی اولاد مین سے کچھ پارسی ہین مذہب عیسائی ہندوستان کے مختلف حصون مین ترقی پاتا جاتا ہی۔

۳۰۔ ہندوستان کی قدیم سلطنتون کے بیانمین

اہل اسلام کے حملہ کے پیشتر ہندوستان کئی جدی جدی سلطنتون مین منقسم تھا۔

شمالی سلطنتین

گمد جسکا دار السلطنت پالی بوتھرا تھا۔

۲۷- طریقون اور دستورونکے بیانمین

بنگالی قدمین چھوٹے اور کم زور اور بزدل ہوتے ہین لیکن ہنرمند اور محنتی راجپوت اور شمال کی بعض اور قومین بلند قد اور بہادر ہوتی ہین جنوبی قومون کے درمیان تامیل اپنی محنت اور اولی العزمی کے لیے ممتاز ہین ہندو خلیق اور مہمان نواز اور معتدل اور اپنے خاندان پر مہربان ہوتے ہین بعض اونکے عیبون مین سے ناراست بازی اور خودغرضی اور تنازع ہین زر کی محبت رکھتے ہین گو بعض وقت اوسکو نادانی سے ضائع کرتے ہین عورتون کی تحقیر کرتے ہین اور اونکو جہالت مین رکھتے ہین لیکن تھوڑے دنون سے تعلیم مستورات کی خواہش زیادہ عقلمند لوگون مین پھیلتی جاتی ہے ذات ہندوستان کی بڑی خرابیون مین سے ہے وہ علم اور ہنر کی ترقیون کو روکتی ہے انسانون کو بے رحم کرتی ہے اور بہت سے تنازعونکا باعث ہوتی ہے۔

۲۸- محنت اور تجارت اور علم کے بیانمین

محنت زراعت لوگون کا خاص پیشہ ہے آب پاشی مین وہ بہت دانائی ظاہر کرتے ہین الا کھاد کا انتظام نہین سمجھتے اہل ہند ململ اور ریشم اور شالون کے واسطے عرصہ بعید سے مشہور ہین لیکن جب سے یورپ مین کلون کا رواج ہوا ہے تب سے اونکی دستکاریون مین بڑا زوال آیا۔

تجارت خاص مال درآمدنی پینبی اور اونی اسباب اور چاقو مقراض

کے لوگ ہندوستان مین گوشۂ شمال اور مغرب سے داخل ہوے اور اگرچہ وے خاص کر ہندوستان خاص مین آباد ہوے لیکن بعض اونمین سے تمام ملک مین پھیل گئے۔

اہل اسلام کے حملون کے باعث سے بہت اہل عرب وایران اور افغان ہندوستان مین آئے جنکی اولادین مختلف حصون مین پائی جاتی ہین مغربی ساحل پر پارسی بہت ہین جو ابتدا مین پارس سے آئے تھے اہل یورپ کی اولاد کے اشخاص بھی اکثر شہرون مین پائے جاتے ہین۔

۲۶- زبانون کے بیان مین

بندھیاچل پہاڑ کے جنوب طرف کا بہت ملک ان قومون سے آباد ہے جو ڈراوری زبان کی جُدی جُدی بولیان بولتے ہین ڈراوری زبان کی خاص چار بولیان یہ ہین تامیل وتلگو وملایلم وکناری باشندگان حال نے سنسکرت زبان کو جاری کیا جو اصلی باشندون کی زبانون کے ساتھ ملگئی اور اسی باعث سے بنگالی اور اوریا اور ہندی اور مرہٹی اور گجراتی اور سندھی زبانین ہین۔

حملہ آوران اہل اسلام نے بہت سے عربی اور فارسی الفاظ شامل کیے پس ایک زبان مرکب بنگئی جو ہندوستانی یا اُردو یعنی زبان لشکری کہلاتی ہے ہندوستان کے اکثر حصون مین اب انگریزی زبان بھی تحصیل کی جاتی ہے اور وہ درجہ حاصل کرتی جاتی ہے جو پیشتر سنسکرت کو تھا۔

پیدا ہوتا ہی شکر اور مصالح اور تماکو اور کیلہ اور نارنگیان اور انبہ اور ناریل اور املی بافراط ہوتے ہین روئی اور نیل اشیاء برآمد مین قیمتی ہین بانس کثرت سے ہوتے ہین اور بہت کام آتے ہین ساکھو اور آبنوس اور صندل کی لکڑی بہت سے جنگلون مین پائی جاتی ہی ہندوستان بڑ کے درخت کے واسطے مشہور ہی۔

۲۴- حیوانات کے بیان مین

بھیڑی اور بکری اور مویشی اور بھینسے اور گھوڑے اور شتر یہ خاص پالو جانور ہین ہاتھی اور باگھ اور چیتے اور ریچھ اور اقسام اقسام کے بندر اور پاڑھے جنگلون مین بکثرت ہین گینڈا یورپ مین پایا جاتا ہی سارس بنگالہ مین بہت ہوتا ہی اور چیلین و خوشنما پر و بال کے پرند بافراط پائے جاتے ہین۔

سانپ کثرت سے ہوتے ہین بعض اون مین سے مثل کبرہ کے بہت زہردار ہوتے ہین گھڑیال دریاؤن مین افراط سے ہین ریشم کے کیڑے کثرت سے پائے جاتے ہین چیونٹیان و جگنو اور مچھرون کے جھنڈ کے جھنڈ پائے جاتے ہین۔

۲۵- ہندوستان کے باشندونکے بیان مین

ہندوستان کئی قومون سے آباد ہی جو صورت اور زبان اور رسمیات مین بہت مختلف ہین قیاساً اصلی باشندے وحشی اقوام کے تھے مثل اونکے جواب تک اکثر پہاڑون مین پائے جاتے ہین اریان یعنی چاہرن

۲۲- آب وہوا کے بیان مین

ہندوستان کی آب وہوا باستثناء اضلاع بلندی کے گرم ہی خاص موسم تین ہین یعنی سردی وگرمی وبرسات مون سون یعنی موسمی ہوائین جو گوشہ جنوب ومغرب اور گوشہ شمال ومشرق سے ایک بعد دوسرے کے بہتی ہین ہندوستان کی آب وہوا پر بڑا اثر رکھتی ہین مون سون گوشہ جنوب ومغربی مئی سے ستمبر تک ٹھہرتا ہی اور گوشہ شمال وشرق اکتوبر سے مارچ تک ساحلہ ملابار کو گوشہ جنوب ومغرب کے مون سون سے مینہ حاصل ہوتا ہی اور ساحل کارومنڈل مین مون سون گوشہ شمال ومشرق سے پانی برستا ہی۔

معدنیات کا بیان

ہندوستان ہیرے کے واسطے مدت سے مشہور ہی لوہا بکثرت ہی اور سنگی کوئلہ بنگالہ وسطی ہند مین دریافت ہوا ہی نمک سنگ پنجاب مین پایا جاتا ہی اور شورہ مقدار کثیر سے پیدا ہوتا ہی۔

۲۳- قسم زمین نباتی پیداواریونکے بیانمین

مالوہ اور وے اضلاع جو دریاے گنگ سے شاداب ہین زرخیز اور سیاہ قسم کی زمین رکھتے ہین سندھ اور ساحل کارومنڈل عموماً ریتلی ہین بہت اور حصون کی زمین چکنی مٹی سے مرکب ہی۔

ہندوستان کی پیداوار نباتی انواع اقسام کے ہین تخفہ چاول اناجون مین نہایت عام ہی لیکن کودون دکن مین اور گیہون اوترمین بکثرت

نربدا کے نشیب کے شمالی حد ہین ۔

مغربی گھاٹ دکن کی زمین مسطح مستوی کا مغربی حد ہی ۔

اور مشرقی گھاٹ جنوبی مسطح مستوی زمین کے شرقی حد کو بناتے ہین

کوہ نیل گری شرقی اور غربی گھاٹون کو وصل کرتے ہین ۔

۲۱- دریاؤن کے بیان مین

دریاے برہم پتر کوہ ہمالیا کے شمالی جانب سے نکلتا ہی اور دریاے گنگ کے مشرقی دہانے سے شامل ہوکر خلیج بنگالہ مین گرتا ہی دریاے گنگ کوہ ہمالیا کے جنوبی نشیب سے نکلکر پندرہ سو میل بہکر خلیج بنگالہ مین داخل ہوتا ہی دریاے گنگ کے خاص مددگار جمنا و گھاگرہ ہین جو ہمالیا پہاڑون سے نکلتے ہین اور چمبل اور سون جو سلسلۂ بندھیاچل کے پہاڑون سے نکلتے ہین ۔

دریاے سندھ ہندوستان مین سب سے بڑا دریا ہی کوہ ہمالیا کے شمالی جانب سے نکل کر بحر عرب مین گرتا ہی ۔

پانچ دریا جو پنجاب مین بہتے ہین یعنے جیلم و ستلج و چناب و راوی و بیاس مشمول ہوکر دریاے سندھ مین داخل ہوتے ہین ۔

اربلی پہاڑون کے مغربی میلان کے پانیون کو دریاے لیونی نکالتا ہی اور کچھ کے رن مین ہوکر بحر عرب مین داخل ہوتا ہی ۔

نربدا و بامنی مشرق کیطرف بہکر بحر عرب مین داخل ہوتے ہین ۔

مہاندی و گوداوری اور کرشنا و کاوری خلیج بنگالہ مین گرتے ہین ۔

۱۹- ہندوستان کے بیان مین

ہند یا ہندوستان جنوبی ایشیا کا وسطی سب سے بڑا جزیرہ نما ہی شمال مین کوہ ہمالیا سے محدود ہی اور مشرق مین ملک برہما و خلیج بنگالہ سے اور جنوب مین بحر ہند سے اور مغرب مین بحر عرب و بلوچستان و افغانستان سے ۔

وسعت

ہندوستان کا زیادہ سے زیادہ طول شمال سے جنوب تک ۱۹۰۰ میل کے قریب قریب ہی اور عرض پورب سے پچھم تک ۱۵۰۰ میل کے قریب کل رقبہ چودہ لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع کے قریب قریب ہی جسمین اٹھارہ کرور کی آبادی ہی ۔

حصص قدرتی

خاص قدرتی حصہ ہندوستان کا ہندوستان شمالی اور ہندوستان خاص اور دکن اور ہندوستان جنوبی ہین ۔

۲۰- پہاڑون کے بیان مین

شمال مین کوہ ہمالیا دنیا مین سب سے اونچا سلسلہ ہی زیادہ سے زیادہ اونچی چوٹیان جو ابتک ظاہر ہوئی ہین کنچن گنگا اور دیوڈھنگا ہین جنمین ہر ایک سمندر کے سطح سے اٹھائیس ہزار فٹ کے قریب اونچا ہی کوہ اراولی دریاے سندھ و دریاے گنگ کے درمیان واقع ہین ۔

کوہ بندھیاچل خلیج کمبات سے پورب کی سمت چلے گئے ہین اور دریاے

وہان کے لوگ قدیمی دستورات کی پابندی کے واسطے مشہور ہین اکثر صورتون مین وہی اوسیطرح پوشاک پہنتے اور گذر کرتے ہین اور کام کرتے ہین جسطرح وہی ہزارہا برس پیشتر کرتے تھے ۔

ایشیا کے باشندے نمایش وظاہرداری کے ذائق ہین وے اپنے اوضاع اور اطوار مین خلیق ہوتے ہین مگر اکثر ناراست باز عورتین جہالت مین رکھی جاتی ہین اور مسلمانون کے ملکون مین جب تک برقعون سے خوب ڈھکی نہون باہر نہین نکلتین ۔

ایشیا کے ملکون کی ویسی عملداریان سب کی سب شخصیہ یعنی خودمختار ہین کئی فرقے اور سردار اور شاہزادے ایسے ہین جو لوٹ سے بسر کرتے ہین

۱۸ - ایشیا کے مذہبون کے بیان مین

مغربی ایشیا کی اکثر قومون کا مذہب محمدی ہی ایک خدا کی پرستش کی جاتی ہی لیکن مذہب کے بڑے بڑے فرائض یعنے عدل اور راستی اور رحم معدوم ہین ۔

ہندوستان کے اکثر باشندے ہندی مذہب رکھتے ہین لیکن اونکے درمیان مسلمان بھی ہین مذہب ہنود ۳۳ کرور دیوتاؤن کو مانتا ہی جنمین سے وشن اور شیو اور کالی یعنے درگا کے پوجنے والے بہت ہین ۔

جزیرہ نما چین ہندی اور چین اور وسطی ایشیا مین مذہب بودھ انواع انواع کی صورتون مین رائج ہی روم مین کچھ کچھ عیسائی پائے جاتے ہین اور پادریون کی سعی اور کوشش سے ایشیا کے مختلف حصون مین انجیل پھیلتا جاتا ہی

۱۶۔ آب وہوا اور پیداواری کے بیان مین

آب وہوا کا بیان

ایشیا کے جنوبی حصے گرم ہین اور وسط کے حد موسم سرما مین گرم اور موسم گرما مین سرد ہوتے ہین اور شمالی حصے بہت سرد ہین۔

پیداواری کا بیان

معدنیات ایشیا مین دھات اور جواہرات بافراط پیدا ہوتے ہین۔

نباتات ایشیا کے جنوبی حصے مصالحون کے واسطے مشہور ہین چین اور جاپان اور آسام مین چاے پیدا ہوتی ہی عرب اور لنکا مین قہوہ جنوبی ملکون مین چاول کثرت سے بویا جاتا ہی گیہون اور جو اور چنے زیادہ شمالی ملکون مین پیدا ہوتے ہین روئی اور نیل ہندوستان مین پیدا ہوتے ہین۔

حیوانات ایشیا کثرت حیوانات اور اقسام کے واسطے مشہور ہی ہاتھی اور گینڈے اور شتر اور باگھ اور خوبصورت پرند اور انواع اقسام کے سانپ مختلف حصّون مین پائے جاتے ہین۔

۱۷۔ ایشیا کے لوگون کے بیان مین

مغربی ایشیا اور ہندوستان کے لوگ کاکیشین نسل سے متعلق ہین اور ملایا اور جزائر ملحقہ کے لوگ ملایانی نسل سے اہل چین اور وسطی اور شمالی ایشیا کے باشندے منگولین نسل سے ہین۔

ایشیا کی آبادی تخمیناً باسٹھ کرور ہی۔

وسط مین ایران و افغانستان و بلوچستان و خود سر تاتار و چینی تاتار ۔

۱۴۔ پہاڑون کے بیان مین

ایشیا کا وسط زمین مسطح مستوی سے شامل ہی جو بلندی مین تین میل کے قریب قریب ہی ۔

ہمالہ کے پہاڑ جو ہندوستان کے شمال مین ہین دنیا مین سب سے بلند ہین اونکی بلند سے بلند چوٹیان بلندی مین پانچ میل کے قریب ہین ۔

کوہ الطین ایشیا روس کے جنوب طرف واقع ہین ۔

سلسلۂ کوہ قاف بحیرۂ کاسپین اور بحیرۂ اسود کے درمیان واقع ہین کوہ طارس ایشیا روم کے وار پار ہو کر گرا ہی کوہ یورال جو درمیان ایشیا یورپ کی حد کے ایک جزو کو بناتا ہی سلسلہ کم بلند ہی ۔

۱۵۔ دریاؤن کے بیان مین

شمالی نشیب مین دریاے ارطش اور یافیہ اور اوبی اور لینا شمالی طرف بہکر بحر شمالی مین گرتے ہین ۔

مشرقی نشیب مین امور دیانگسے کیانگ یعنے سمندر کا فرزند اور ہانگ ہو یعنے دریاے زرد بہکر بحر الکاہل مین گرتے ہین ۔

جنوبی ڈھال کمبوڈیا بحر چین مین گرتا ہی اور اراوڈی و برہم پتر اور گنگا خلیج بنگالے مین گرتے ہین دریاے سندھ بحر عرب مین گرتا ہی اور فرات اور دجلہ ایک دوسرے سے ملکر خلیج فارس مین گرتا ہی وسط مین سر یعنے سیحون اور امو یعنے اکسس بحیرۂ ارل مین ۔

یا انڈو یوروپین دوم مانگولین اور سوم حبشی ۔

۱۲ ۔ جماعت انسان کی حالت وغیرہ کے بیان مین

بموجب درجہ شایستگی کے جو قومون مین موجود ہی انکو چار درجون مین تقسیم کیا ہی اول وحشی دوم گلہ بان سوم نیم شایستہ چہارم شایستہ ۔

عملداریون کے بیان مین

عملداری کی خاص شکلین دو ہین اول شاہی دوم جمہوری ۔

۱۳ ۔ ایشیا کے بیان مین

ایشیا ان حدود سے محدود ہی یعنے جانب شمال بحر شمالی اور جانب مشرق بحر الکاہل اور جانب جنوب بحر ہند اور جانب مغرب بحیرۂ قلزم و بحیرۂ روم و یورپ ۔

وسعت کا بیان

رقبہ ایک کرور ساٹھ لاکھ میل مربع کے قریب قریب ہی ۔

حصون کا بیان

خاص ملک ایشیا کے حصے مندرجہ ذیل ہین ۔

شمال مین ایشیاے روس ۔

مشرق مین چین و جاپان ۔

جنوب مین انام و سیام و برمھا و ہندوستان ۔

مغرب مین عرب و روم ۔

درخت پیدا ہوتے ہین وہان کی خاص نباتات مین سے چاول وکودون ومکا ورتالو وکیلا وناریل ومرچ وقہوہ وچاء وروئی ہین۔

منطقۂ معتدلہ مین نارنگیان اور انگور اور گیہون اور جئی وغیرہ پیدا ہوتے ہین

منطقۂ بارد مین اناج نہین پیدا ہوتا ہی وہان دو قسم کی کائیان ہوتی ہین جنکو لوگ کھاتے ہین۔

۱۰۔ جانورون کے بیان مین

نہایت بڑے وغضبناک وخوبصورت جانور منطقۂ حار مین ہوتے ہین مثلاً ہاتھی وگینڈا وشیر وگھڑیال وکابرہ وطوطا وغیرہ۔

منطقۂ معتدلہ کے خاص جانور گھوڑے ومویشی وبھیڑ وبکریان ہین۔

منطقۂ بارد مین نہ گھوڑے ہوتے ہین نہ مویشی لیکن وہان کتے وبارہ سنگے بہت کام دیتے ہین۔

۱۱۔ زمین کی آبادی کے بیان مین

زمین کی آبادی تخمیناً ۱۰۷۰۰۰۰۰۰۰۔ اس تفصیل سے کہ ایشیا مین ۶۲۰۰۰۰۰۰۰ ویورپ مین ۲۷۰۰۰۰۰۰۰ وافریقہ مین ۹۰۰۰۰۰۰۰۔ امریکہ مین ۶۰۰۰۰۰۰۰۔ اوسینیا مین ۳۰۰۰۰۰۰۔

سب لوگ آدم وحوا سے پیدا ہین جو والدین اول تھے خدا نے انسانون کو ذاتون مین تقسیم نہین کیا ہی مختلف آب وہوا اور زندگی کے مختلف طریقون سے قومون کے درمیان فرق پیدا ہوگیا ہی۔

انسان تین بڑے اقسام مین تقسیم کیے گئے ہین یعنے اول کاکیسین

جھیل اُس پانی کو کہتے ہین جو کہ چارون طرف زمین سے گھرا ہی۔

خلیج پانی کا وہ حصہ ہی جو تین طرف زمین سے گھرا ہی۔

بی بحیرہ کا ایک حصہ ہی جو زمین کے اندر چلا گیا ہی۔

آبنائے پانی کا ایک تنگ راستہ ہی جو دو بحرون کو وصل کرتا ہی۔

۸۔ خشکی اور تری کے بڑے حصّون کے بیان مین

کرۂ زمین کی سطح دو بڑے حصّون مین تقسیم ہی جسکو نصف کرۂ شرقی اور نصف کرۂ غربی کہتے ہین۔

خشکی کے پانچ بڑے حصّے یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور اوسینا ہین۔

اوسینا مین جزیرۂ اعظم اسٹریلیا اور اور بہت سے چھوٹے جزائر ہین جو بحر الکاہل مین پھیلے ہوے ہین۔

خشکی پانچ کرور بیس لاکھ میل مربع کے قریب قریب ہی منجملہ اسکے ایشیا مین ایک کرور ساٹھ لاکھ میل مربع ہی اور یورپ مین چالیس لاکھ میل مربع اور افریقہ مین ایک کرور بیس لاکھ میل مربع امریکہ مین ایک کرور پچاس لاکھ میل مربع اور اوسینا مین پچاس لاکھ میل مربع ہی۔

پانی جو روے زمین کے گرداگرد ہی پانچ بڑے حصّون مین تقسیم کیا گیا ہی یہ حصّے بحر الکاہل و بحر ہند و بحر اطلانطک و بحر شمالی و بحر جنوبی ہین۔

۹۔ نباتات کے بیان مین

منطقۂ حار مین نہایت عمدہ مصالح اور از بس خوبصورت اور بڑے بڑے

گرمی و سردی کے پانچ منطقون یعنی پٹکون مین منقسم ہی منطقۂ حار خطوط سرطان وجدی کے درمیان خط استوا سے ملحق واقع ہی۔

منطقۂ معتدلہ شمالی وجنوبی مابین خطوط سرطان وجدی دوائر قطبی کے واقع ہی۔

منطقۂ بارد شمالی وجنوبی دوائر قطبی کے اندر واقع ہی۔

۶۔ زمین کے قدرتی حصّون کے بیان مین

زمین کی سطح خشکی وتری مین منقسم ہی چوتھائی کے قریب خشکی ہی یعنے زمین تین چوتھائی تری یعنی پانی ہی۔

زمین کے خاص حصے براعظم وجزیرہ وجزیرہ نما وخاکنائے وراس ہین

برّاعظم زمین کے بہت بڑے حصے کو کہتے ہین۔

جزیرہ اوس سے چھوٹا حصہ زمین کا ہی جوکہ پانی سے بالکل گھرا ہوا۔

جزیرہ نما۔ زمین کا وہ حصہ ہی جو پانی سے گھرا ہوا ہو لیکن کسی قدر زمین سے بھی ملحق ہو

خاکنائے زمین کا وہ تنگ حصہ ہی جوکہ اپنے سے دو بڑے حصون کو وصل کرتا ہی۔

راس زمین کا ایک حصہ ہی جوکہ سمندر مین نکلا ہوا ہی۔

۷۔ تری کے حصون کے بیان مین

تری کے خاص حصے بحر وبحیرہ وجھیل وخلیج وبی وآبنائے ودریا ہین

بحر الشور بہت بڑے حصے کو کہتے ہین۔

بحیرہ اُس سے چھوٹے حصے کو کہتے ہین۔

آفتاب زمین سے قریب قریب ۱۳ لاکھ گونہ بڑا ہی سیارے وہ اجرام سماوی ہین جو آفتاب کے گرد متحرک ہین خاص سیارے یہ ہین عطارد زہرہ زمین مریخ مشتری زحل یورانس یعنے ہرشل۔

۴۔ حدود خطوط جغرافیہ کے بیان مین

زمین کا محور ایک خط فرضی ہی جو اسکے مرکز مین ہو کر گذرتا ہی اور اُسی پر زمین گھومتی معلوم ہوتی ہی قطبین شمالی اور جنوبی محور زمین کے سرے ہین۔ خط استوا ایک دائرہ فرضی ہی جو گرد زمین کے قطبین سے مساوی فاصلون پر گذرتا ہی فاصلہ کسی جگہ کا خط استوا سے شمال یا جنوب کی جانب اُسی جگہ کا عرض کہلاتا ہی۔

جو خطوط کہ قطبین پر ہو کر زمین کے گرداگرد گذرتے ہین وے نصف النہار کہلاتے ہین۔

نصف النہار مفروضہ سے کسی جگہ کا فاصلہ خواہ شرقی ہو خواہ غربی اُس جگہ کا طول کہلاتا ہی۔

۵۔ منطقات کے بیان مین

خطوط سرطان وجدی کے دو دائرے ہین کہ خط استوا سے ½ ۲۳ درجے کے قریب کرۂ زمین کے گرد کھنچے ہوے ہین اِن مین شمالی خط سرطان اور جنوبی خط جدی کہلاتا ہی۔

دوائر قطبی وے دائرے ہین جو قطبین سے ½ ۲۳ درجے کے قریب دُور ہین اِن مین شمالی دائرہ شمالی اور جنوبی دائرہ جنوبی کہلاتا ہی زمین موافق

انیس السائحین

حصۂ اول

زمین کی شکل اور مقدار کے بیان مین

علم جغرافیہ مین کرۂ زمین کا بیان ہی۔

زمین مثل گیند کے گول ہی۔

زمین کا قطر یعنی اسکے بیچون بیچ کی ناپ ۷۹۱۲ میل اور اُسکا محیط یعنی اُسکے گرد کی ناپ ۲۴۸۵۶ میل ہی۔

زمین کی سطح قریب ۱۹۷۰۰۰۰۰۰ میل مربع کے ہی۔

۲۔ زمین کی حرکات کے بیان مین

زمین مثل چاند کے آسمان مین روان ہی وہ کسی چیز پر سکون نہین رکھتی ہی۔

زمین ایک دفعہ ۲۴ گھنٹون مین گرد گھوم جاتی ہی اور اسی سے رات و دن پیدا ہوتا ہی ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹے مین زمین گرد آفتاب کے دورہ کرتی ہی اور اسی سے ایک برس پیدا ہوتا ہی۔

۳۔ نظام شمسی کے بیان مین

درمیان آفتاب و زمین کے ۹ کرور پچاس لاکھ میل کا فاصلہ ہی۔

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۴۷	احاطۂ بمبئی	۳۱	۷۱	سیام	۵۹
۴۸	قسمتون اور خاص شہرونکا بیان	″	۷۲	انام	۶۰
۴۹	پونا	۳۳	۷۳	سلطنت چین	۶۱
۵۰	سندھ	″	۷۴	باشندے	۶۲
۵۱	احاطۂ مندراس	۳۴	۷۵	شہر	″
۵۲	کرناٹک	۳۶	۷۶	کوریا	″
۵۳	قسمتون اور شہرونکے بیان مین	۳۷	۷۷	تبت	۶۴
۵۴	تنجور کا بیان	۳۸	۷۸	جاپان	۶۵
۵۵	وسطی اضلاع کا بیان	۳۹	۷۹	ایشیاے روس کا بیان	۶۶
۵۶	اضلاع مغربی یعنی کنارہ اور طابار کا بیان	۴۱	۸۰	قسمتون کا بیان	۶۷
۵۷	ممالک محفوظہ کا بیان	۴۲	۸۱	خودسر تاتاریا ترکستان کا بیان	۶۸
۵۸	ریوان	۴۳	۸۲	افغانستان	۶۹
۵۹	راجپوتانہ	۴۴	۸۳	بلوچستان	۷۱
۶۰	ممالک گوالیار	۴۶	۸۴	ایران	″
۶۱	نظام الملک کی عملداری	۴۷	۸۵	عرب	۷۳
۶۲	ریاستہاے محفوظہ متعلقہ احاطۂ بمبئی	۴۸	۸۶	مذہب	۷۴
۶۳	ممالک محفوظہ متعلق احاطۂ مندراس	۵۰	۸۷	ایشیاے روم	″
۶۴	ممالک خودسر کا بیان	۵۲	۸۸	باشندے	۷۶
۶۵	جزیرۂ سیلان یعنی گنگا کا بیان	″	۷۹	سربا یعنی شام اور پستین یعنی کنعان کا بیان	۷۷
۶۶	قسمتون کا بیان	۵۴	۹۰	آرمینہ	۷۸
۶۷	جزیرہ نما چین ہندی کا بیان	۵۵	۹۱	کردستان یعنی اسیریا کا بیان	۷۹
۶۸	عملداری سرکار	۵۶	۹۲	الجسرہ یعنی میسوپوٹیمیا کا بیان	″
۶۹	صوبجات تناسرم	۵۷	۹۳	عراق عرب یعنی کیلڈیا کا بیان	″
۷۰	برھما	۵۸	۹۴	فہرست آبادی ممالک و شہرات ایشیا	۸۰

فہرست حصہ اول انیس السیاحین کی علم جغرافیہ مین

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۱	زمین کی شکل اور مقدار کے بیان مین	۱	۲۴	حیوانات کے بیان مین	۱۳
۲	زمین کے حرکات کے بیان مین	″	۲۵	ہندوستان کے باشندونکے بیان مین	″
۳	نظام شمسی کے بیان مین	″	۲۶	زبانون کے بیان مین	۱۴
۴	حدود خطوط جغرافیہ کے بیان مین	۲	۲۷	طریقون اور دستورونکے بیان مین	۱۵
۵	منطقات کے بیان مین	″	۲۸	محنت اور تجارت اور علم کے بیان مین	″
۶	زمین کے قدرتی حصونکے بیان مین	۳	۲۹	مذہب کے بیان مین	۱۶
۷	تری کے حصونکے بیان مین	″	۳۰	ہندوستان کی قدیم سلطنتونکے بیان مین	″
۸	خشکی اور تری کے بڑے حصونکے بیان مین	۴	۳۱	سلطنت مغلیہ کے حصونکے بیان مین	۱۷
۹	نباتات کے بیان مین	″	۳۲	حال کے حصون کے بیان مین	۱۸
۱۰	جانورون کے بیان مین	۵	۳۳	ممالک محفوظہ کے بیان مین	۱۹
۱۱	زمین کی آبادی کے بیان مین	″	۳۴	ممالک شرقی کے بیان مین	″
۱۲	جماعت انسانکی حالت وغیرہ کے بیان مین	۶	۳۵	جنوبی اضلاع جو کہ دریا ہوگلی کے پورب مین	۲۰
۱۳	ایشیا کے بیان مین	″	۳۶	ڈھاکہ خاص کے بیان مین	۲۱
۱۴	پہاڑون کے بیان مین	۷	۳۷	آسام کے بیان مین	″
۱۵	دریاؤن کے بیان مین	″	۳۸	مغربی اضلاع جو دریائے گنگ کے جنوب واقع ہین	۲۲
۱۶	آب و ہوا اور پیداوری کے بیان مین	۸	۳۹	اوڈیسہ کے بیان مین	۲۳
۱۷	ایشیا کے لوگون کے بیان مین	″	۴۰	پہاڑ	۲۴
۱۸	ایشیا کے مذہبون کے بیان مین	۹	۴۱	بنگالہ کی جنوبی مغربی حد	۲۵
۱۹	ہندوستان کے بیان مین	۱۰	۴۲	اودھ	″
۲۰	پہاڑون کے بیان مین	″	۴۳	ممالک مغربی و شمالی	۲۶
۲۱	دریاؤن کے بیان مین	۱۱	۴۴	قسمتون اور بڑے شہرونکے بیان مین	″
۲۲	آب و ہوا کے بیان مین	۱۲	۴۵	بیان پنجاب	۲۸
۲۳	قسم زمین و نباتے پیداوار کے بیان مین	″	۴۶	بیان قسمتون کا	۳۰

Anissussahien Ist Part

INDIAN INSTITUTE

انیس السیاحین

حصہ اول

حسب الحکم جناب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی اودھ

کے

واسطے استعمال مدارس و مکاتب ملک اودھ جسکو

راے درگا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ انسپکٹر سررشتہ تعلیم اودھ

نے

انگریزی اوٹ لائنس آف جاگرفی مطبوعہ مدراس سے ترجمہ کیا اور

باعانت منشی رام پرشاد مدرس اردو اسکول مذکور

بار پنجم

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپا

سنہ ۱۸۸۱ع

Anīs al-saiyāḥīn

Pt. I.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.